543

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 25۔جون 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال 09-2008 کے

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

545

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بدھ، 25-جون2008

(یوم الاربعاء،20-جمادی الثانی1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانامشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا بِٱلۡأٓخِرَةِۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنصَرُونَ o

سورہ البقرہ۔آیت286

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔ سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (اور طرح کی) مدد ملے گیo

وماعلینا الاالبلاغo

جناب خادم حسین فریدی نے نعت رسول مقبولﷺ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
شوق و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچہ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ
آتا ہے تو جو شہر رسالت مآب میں
حرص و ہوا کے دام سے باہر نکل کے آ
یہ کوچہ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

پوائنٹ آف آرڈر

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب!

وزیراعظم (سید یوسف رضا گیلانی) کو میاں محمد نواز شریف کے خلاف عدالتی فیصلے پر متعلقہ حلقہ میں الیکشن ملتوی کرنے اور سپریم کورٹ سے رجوع کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جیسے آج آپ نے اخبارات میں دیکھا ہوگا کہ وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی نے کل قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو فیصلہ آیا ہے ان کے حلقے میں الیکشن pending کرنے کا کہا ہے اور وفاقی حکومت کو یہ ہدایت دی ہے کہ وہ اس بارے میں سپریم کورٹ میں جائے۔ میں اس پورے ایوان کی طرف سے وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ وفاقی

حکومت کے اس فیصلے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مرکز اور پنجاب میں یہ جو مخلوط حکومت قائم ہے اس کے خلاف جو بھی سازشیں ہو رہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل و کرم سے وہ کامیاب نہیں ہوں گی اور یہ حکومت کامیاب رہے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہم نے پہلے دن یہ کہا تھا اور یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ جناب پرویز مشرف سے جتنی مار پاکستان پیپلز پارٹی نے کھائی ہے کسی اور نے نہیں کھائی۔ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ جناب پرویز مشرف ایک آمر ہیں اور انھوں نے ملک اور حکومت پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ہم ان ججوں کو بحال کریں گے۔ پہلے ہم اور ہمارے لیڈر جناب آصف علی زرداری یہ کہتے رہے کہ یہ جمہوریت جو ہم نے بڑی مشکل سے حاصل کی ہے اور مجھے اس بات پر بڑا فخر ہے کہ اس جمہوریت کو قائم کرنے میں اگر سب سے بڑا کردار ہے تو وہ پاکستان پیپلز پارٹی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین) اس جمہوریت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں صوبے میں اور نہ ہی مرکز میں وزارتوں کا شوق ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس صوبے اور ملک میں جمہوریت قائم ہو اور جمہوریت کے تحت ہی یہ ملک چلے۔ جمہوریت ہی ایک ایسی چیز ہے جس میں عوام کو انصاف ملتا ہے اور ان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم بھی بہت بڑے بڑے steps لے سکتے ہیں لیکن ہم بڑی احتیاط سے معاملات دیکھ رہے ہیں اور ایک طرف یہ جو میاں محمد نواز شریف کی جنگ شروع ہے جس میں بڑی تیزی ہے، وہ بڑی جرأت کے ساتھ یہ جنگ لڑ رہے ہیں لیکن دوسری طرف میری قیادت کا یہ فیصلہ تھا کہ بائیکاٹ نہ کیا جائے اس الیکشن سے پہلے جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ بائیکاٹ کیا جائے اگر وہ فیصلہ واپس نہ لیا جاتا تو آج اس ہاؤس کی پوزیشن مختلف ہوتی تھی۔ یہ محترمہ بے نظیر کی فہم و فراست تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمام سیاسی پارٹیاں الیکشن لڑیں گی اور پھر اسی فیصلہ کے تحت (ق) لیگ کا بوریا بستر گول ہوا۔ آج پھر ہم تمام جمہوری قوتوں سے یہ گزارش کر رہے ہیں کہ ابھی تک ہمارے ان جمہوری اداروں کے خلاف سازشیں بند نہیں ہوئیں اور یہ جو کل فیصلہ آیا ہے یہ بھی انھی سازشوں کا حصہ ہے۔ انھی سازشوں کے ذریعے ان ایوانوں کو روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے، انہی سازشوں کے ذریعے جمہوریت کی گاڑی کو ایک دفعہ پھر پٹڑی سے اُتارنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن میں ان اداروں کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ جس طرح چاہیں سازشیں کر لیں، یہ مخلوط حکومت قائم رہے گی۔ اگر میاں محمد نواز شریف کے خلاف فیصلہ آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ پتا نہیں کہاں سازش تیار ہوئی ہے؟ جناب! یہ سازش وہیں پر تیار ہوئی جن کے خلاف روزانہ بیان داغے جاتے ہیں۔ یہ سازشیں وہاں پر تیار

ہوتی ہیں جو ان اداروں کو چلنے نہیں دینا چاہتے۔ ہم تو ان اداروں کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے قائد جناب آصف علی زرداری نے تو آٹھ سال تک جیل کاٹی ہے۔اگر کسی نے اس ملک کے اندر بیٹھ کر جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں تو وہ پاکستان پیپلز پارٹی اور جناب آصف علی زرداری ہیں۔ ہماری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو کئی ایجنسیوں نے لکھا کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے اس لئے آپ ملک میں نہ آئیں۔افسوس کی بات ہے، میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہاں پر کہا جاتا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنا وعدہ پورا نہیں کرتی۔ ہماری پارٹی نے قوم سے وعدہ کیا اور اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے ہمارے قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی جان کی قربانی دی۔ پھر میری قائد محترمہ بے نظیر بھٹو نے قوم سے وعدہ کیا کہ میں ملک میں آؤں گی اور جمہوریت لاؤں گی۔ ہزاروں خطرات کے باوجود وہ ملک میں آئیں اور اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لئے انھوں نے اپنی جان تک کی قربانی دے دی اور آج یہ Houseان کی وجہ سے قائم ہے۔ ہمارے لیڈروں کو تو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قوم سے کئے ہوئے وعدے کو نبھانے کے لئے انھوں نے اپنی جانوں کی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کیا۔ یہ اعزاز کسی اور سیاسی پارٹی کو حاصل نہیں ہے۔آج اس ایوان کی وساطت سے میں ایک دفعہ پھر پوری قوم کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے جو بھی وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں گے۔اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے جب بھی ہماری قیادت اور کارکنوں کے خون کی ضرورت پڑے گی تو ہم گریز نہیں کریں گے۔

یہاں پرP.C.O جج صاحبان کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔آج کچھ لوگ بہت معزز بنے ہوئے ہیں۔آج کے اخبار میں ایک پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے کہا ہے کہ P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے جج قبول نہیں ہیں تو جو بڑے معزز جج صاحبان ہیں انھوں نے بھی تو کسی وقت P.C.O کے تحت حلف لیا تھا۔ یہ میرا قصور تو نہیں ہے، یہ آپ کا قصور بھی نہیں ہے آپ نے تو ان سے نہیں کہا تھا کہ وہ P.C.O کے تحت جا کر حلف لیں۔اگر ایک جج دس سال پہلے P.C.O کے تحت حلف لیتا ہے اور ایک جج آج P.C.O کے تحت حلف لیتا ہے تو دونوں کا جرم ایک جیسا ہے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے۔آج حالات نے ایسی کروٹ لی ہے کہ انہی P.C.O کے تحت حلف لینے والے جج صاحبان کے فیصلے ہماری قیادت کے خلاف آ رہے ہیں۔ میں میاں محمد نواز شریف کو یہ نہیں کہتا کہ وہ (ن) لیگ کے قائد ہیں۔ وہ اس مخلوط حکومت کی قیادت ہے اور ان کے خلاف آنے والا ہر فیصلہ ہمارے خلاف بھی ہے اور ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں۔اس فیصلے کے پیچھے جو سازشیں ہو رہی ہیں، جو جج صاحبان یہ کر رہے ہیں ان پر بھی ہماری قیادت، قوم اور یہ ہاؤس ضرور غور کرے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم تمام ممبران

اسمبلی چاہے وہ قومی اسمبلی سے تعلق رکھتے ہوں، صوبائی اسمبلی سے تعلق رکھتے ہوں یا سینیٹ کے ممبر ہوں ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اپنے ان ایوانوں کا دفاع کریں، ہم ان کی نگرانی کریں اور ان اداروں کو ختم کرنے کے لئے جو لوگ سازشیں کر رہے ہیں ان کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بنیں اور ان کو ناکام کریں۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ایک پورا مافیا اس حکومت کو ناکام کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ حرکت کسی اور جگہ سے ہوتی ہے، سازش کسی اور جگہ ہوتی ہے جبکہ صبح اخبارات کی زینت کسی اور کو بنا دیا جاتا ہے۔ ایک ایسی story بنا کر پیش کی جاتی ہے کہ جس کا کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر۔ جو جمہوریت کی جنگ لڑ رہے ہیں، جنہوں نے جمہوریت کے لئے جانوں کی قربانیاں دی ہیں یہ سب کچھ ان پر ڈال دیا جاتا ہے کہ یہ جمہوریت کو ناکام کرنے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں تو میں ریکارڈ کی درستی کے لئے آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اگر جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں، اگر جمہوریت کو مضبوط کیا ہے، اگر جمہوریت اس ملک میں آج بھی قائم ہے تو وہ پاکستان پیپلز پارٹی اور محترمہ بے نظیر کے صدقے قائم ہے۔

جناب سپیکر! اس فیصلے کے بعد جس طرح وفاقی حکومت نے action لیا ہم انھیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور آج ہم ایک دفعہ پھر یہ عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہمارا یہ اتحاد برقرار رہے گا۔ آپ کے علم میں ہے کہ جب وفاقی حکومت سے ہماری اتحادی جماعت نے وزارتیں چھوڑیں تو اس کے باوجود ہم یہاں پنجاب میں آپ کے ساتھ بیٹھے رہے۔ ہمیں وزارتوں کا کوئی شوق نہیں۔ آج بھی میں اور میرے ساتھی ایک منٹ کے notice پر یہ وزارتیں چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمیں ان وزارتوں کا کوئی لالچ نہیں ہے، کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف ایک ہی ہے کہ ہم پنجاب حکومت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور تمام سازشوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ ہم آج اس ہاؤس میں ایک دفعہ پھر عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل اور ہماری قیادت کی دوراندیشی سے یہ تمام سازشیں ناکام ہوں گی۔ بہت مہربانی، شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: تمام معزز ممبران تشریف رکھیں۔ میں گزارش کروں گا کہ آج کا دن مطالبات زر کے لئے مختص ہے لہذا اب میرا خیال ہے کہ آج کی کارروائی کو آگے چلنے دیا جائے۔

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی میرے بھائی راجہ ریاض صاحب بات کر رہے تھے۔ انھوں نے بڑی خوبصورت باتیں کی ہیں۔ اس میں شک کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہے کہ واقعتاً محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے جمہوریت کے لئے اپنا خون دیا ہے۔ وہ شہید جمہوریت ہیں اگر آج محترمہ ہمارے درمیان موجود ہوتیں تو یہ سازشیں اس سے پہلے دم توڑ چکی ہوتیں۔ میں ان کی نذر یہ شعر کرنا چاہتا ہوں کہ:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس جمہوریت کی بحالی میں جہاں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنا خون دیا ہے وہاں میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور شہباز پاکستان میاں محمد شہباز شریف نے اپنے شیر خوار بچوں سے لے کر اپنے والد محترم تک جن کی عمر تقریباً 90 سال کے قریب تھی، جو Heart patient تھے، جنہوں نے اس ملک کے اندر ہزاروں لوگوں کو روزگار دیا industries لگائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ اس قوم کے محسن ہیں کہ جنہوں نے اس ملک کو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دیئے۔

جناب سپیکر! آج مجھے یہ کہنے کا موقع بھی دیجئے کہ ٹھیک ہے کہ سیاست میرے قائد نے بھی کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سیاست کو اگر کسی نے کچھ دیا ہے تو میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے دیا ہے اور ان کا جو principal stand تھا، میرے قائد کو 12-اکتوبر 1999 کی رات کو اس ڈکٹیٹر کا پیغام ملا تھا کہ وزیر اعظم صاحب آپ اپنے آرڈرز withdraw کر لیں آپ اسی طرح وزیر اعظم ہاؤس جائیں گے لیکن میرے قائد نے کہا کہ مجھے اقتدار نہیں چاہئے، مجھے پاکستان چاہئے، مجھے اسلام چاہئے، اب میں کسی dictator کے ساتھ کوئی معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یقیناً سیاست دانوں نے اس ملک اور قوم کے لئے بہت کچھ کیا ہے لیکن اس وقت یہ قوم دو حصوں میں بٹ چکی تھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترم میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اپنی بات ختم کر لیں۔

وزیر جیل خانہ جات(چودھری عبدالغفور):بس ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی عزت اور غیرت اقتدار کے لئے بیچ دی۔ایک طرف وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنا اقتدار اس ملک و قوم کے لئے قربان کر دیا۔انہی میں سے کچھ لوگ آج opposition chamber کے نام سے باہر ٹینٹ لگا کر بیٹھے ہیں اور مجھے اس بائیکاٹ کی سمجھ بھی نہیں آتی کہ اکیلے اکیلے آتے ہیں attendance لگاتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں۔یہ کس طرح کا بائیکاٹ ہے؟ یہ لوگ پرویز مشرف کے ساتھی ہیں، ایک ڈکٹیٹر کے ساتھی ہیں، وانا، وزیرستان، باجوڑ اور سوات کے قاتل ہیں۔اس پر آج ہم نے غور کرنا ہے یا تو یہ tent یہاں سے ختم ہونا چاہئے یا انہیں اس بات کی direction دی جائے کہ اگر یہ tent لگانا ہے تو باجوڑ کے سامنے لگائیں، وانا اور وزیرستان میں لگائیں یا پھر جامعہ حفصہ کے سامنے جا کر لگائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!آج ہم نے کسی نتیجے پر پہنچنا ہے اور پھر جو سازشیں ہو رہی ہیں، یہ سازشی لوگ ہیں جو پرویز مشرف کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔یہ وہ سازشی لوگ ہیں جنہوں نے دو دن پہلے پھر یہ سازش کی تھی کہ شہباز پاکستان میاں محمد شہباز شریف کو resign کرنا پڑے گا۔ابھی جو انہوں نے راولپنڈی سے seat لی ہے اس پر oath لینا پڑے گا۔میں آج آپ کی فہم و فراست کو جو کل آپ نے ruling دی ہے اس پر آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آپ نے پرویز مشرف dictator اور اس کے ساتھیوں کی ایک اور سازش کو ناکام کیا ہے۔میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ:

بجلیاں گرانے والے ڈکٹیٹر یہ تو سوچ لیا کر
لاتا ہے کوئی چن کے تنکے کہاں کہاں سے

مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت دیں کہ:

کیا اس لئے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے
جب بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لگا دے

بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر:میری معزز اراکین سے انتہائی مؤدبانہ گزارش ہے اور میں نے کل بھی یہ بات کی تھی کہ Chair Speaker جب بات کر رہی ہو تو ان کی بات کو مکمل ہونے دیا کریں اور rules and regulations کا بھی خیال رکھیں آج strictly کارروائی مطالبات زر کے حوالے

سے ہے۔ 42 مطالبات زر ہیں اور ان پر voting بھی ہونی ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس کارروائی کو smoothly چلانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کارروائی کو آگے لے کر بڑھنا پڑے گا۔ جہاں تک سینئر منسٹر صاحب کی بات تھی وہ represent کرتے ہیں حکومت کو، حکومت کا point of view انہوں نے پیش کیا ہے اس لئے میں نے ان کو اجازت دی ہے۔ otherwise آج کے دن قواعد وضوابط کے مطابق اس اسمبلی کو میں چلاؤں گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 214 ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

پنجاب میں غیر ملکی سرمایہ کاروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی زرعی شعبہ میں سرمایہ کاری سے ضروریات زندگی کی اشیاء مزید مہنگی ہونے کا خدشہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم o میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب غیر ملکی سرمایہ کاروں اور multinational کمپنیوں نے پنجاب کی زرعی زمینوں کو ماڈل فارم بنانے کے چکر میں خریدنا شروع کر دیا ہے ان تمام سرمایہ کاروں اور multinational کمپنیوں کا مقصد زرعی زمینوں اور اس شعبے پر قبضہ کر کے عوام کو انتہائی مہنگی اجناس بیچنے کا پروگرام ہے۔ یہ بات اب کوئی ڈھکی چھپی نہ ہے کہ جس شعبے میں بھی بیرونی سرمایہ کاروں نے اور multinational کمپنیوں نے دخل دیا ان کی اشیاء عوام کی دسترس سے باہر ہو گئیں۔ شہری زمینوں پر housing سکیموں میں غیر ملکی سرمایہ کاری پہلے ہی مسئلہ بنی ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ کھاد سیمنٹ اور ادویات یہاں تک کہ زرعی ادویات بھی بیرونی سرمایہ کاری کی وجہ سے مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ غیر ممالک خاص کر middle east countries میں ایک عام پاکستانی کسی کفیل کے share رکھے بغیر کھوکھا بھی نہیں لگا سکتا جبکہ ہمارے ہاں ان بیرونی سرمایہ کاروں اور multinational کمپنیوں کا business کئی سوگنا منافع پر زور شور سے جاری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ باہر سے جو سرمایہ آتا ہے اس پر mark up rate بہت کم ہے جس کے لئے نہ صرف عوام کو

educate کرنے کی بہت ضرورت ہے بلکہ حکومت کی طرف سے بھی زرعی زمینوں اور غیر ملکی اور multinational کمپنیوں کے شکنجے سے اس ملک کی اور اس عوام کی زمینوں کو بچانے کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت ہے لہذا میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ کی اجازت سے تھوڑا سا add کروں گا کہ stock exchange میں بھی جو تباہی چھوٹے سرمایہ کاروں کی ہو رہی ہے اس کی وجہ بھی غیر ملکی سرمایہ کاری ہے اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Relevant Minister اس کا جواب دیں۔

پیر محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آپ ہمیں time نہیں دیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے معزز دوست آپ پہلے میری بات سن لیں۔

پیر محمد اشرف رسول: جناب والا! آپ ہماری بات تو سنتے نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بڑے ادب سے میری ایک بات سن لیں۔

جناب شہزاد سعید چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

جناب شہزاد سعید چیمہ: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے شیخ صاحب سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ foreign investors جو یہاں پر زرعی زمین خریدنے کے لئے آرہے ہیں آیا وہ under policy کوئی سرکاری زمین خرید رہے ہیں یا پرائیویٹ زمین خرید رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ بیٹھیں۔ House کے اندر cross questioning نہیں ہو سکتی جو بات آپ نے کرنی ہے وہ Chair کو مخاطب کر کے کریں۔ وزیر متعلقہ اس پر کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

وزیر زراعت، تعلیم، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم اور ترقی خواتین (ملک احمد علی اولکھ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o جناب سپیکر! میری فاضل ممبر سے یہ گزارش ہے کہ پنجاب میں کوئی بھی سرکاری اراضی کسی بھی company یا غیر ملکی سرمایہ کاروں کو زرعی مقاصد یا فارم بنانے کے لئے نہیں دی جا رہی۔ اگر فاضل ممبر کے علم میں کوئی مخصوص اراضی کسی multinational company کو زرعی مقاصد کے لئے دینے کے بارے میں کوئی معلومات ہوں

تو براہ مہربانی آگاہ فرما سکتے ہیں۔ جہاں تک زرعی ادویات یا دیگر اشیاء کا تعلق ہے national اور multinational دونوں طرح کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ معیار اور فراہمی کے لئے محکمہ زراعت کے متعلقہ شعبے پوری تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ اس کے لئے باقاعدہ طور پر صوبائی اور ضلعی سطح پر task force بڑی کامیابی سے کام کر رہی ہے۔ تحریک التوائے کار میں بیان کیا جانے والا مسئلہ فوری اہمیت کا نہ ہے جس کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کئے جانے کی درخواست کی گئی ہے اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ اس کو خلاف ضابطہ قرار فرما کر مسترد فرمایا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: مہربانی۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب والا! اس مسئلے پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیں بھی وقت دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں وقت بالکل دوں گا لیکن میں قواعد وضوابط کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب والا! انتہائی ضروری بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! آپ کی بہت مہربانی۔ میں اس ہاؤسنگ سکیم کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا جو ہمارے صوبے کا ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ اس کی جانب آپ کی توجہ چاہوں گا کہ جو بھی ڈویلپمنٹ اتھارٹیاں ہیں جب وہ زمین acquire کرتی ہیں تو شہر کے مضافات میں نئے areas جو شہر کے ساتھ ملحق ہوئے ہیں۔ اس کا جو وہ ریٹ لگاتے ہیں وہ اوسط بیع کے حساب سے لگاتے ہیں اور اوسط بیع سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک موضع کی زمین پچیس تیس کلومیٹر میں ہے تو وہاں پر ریٹ market value کے حساب سے لگانا چاہئے لیکن وہاں ریٹ لگایا جاتا ہے اوسط بیع کے حساب سے، اوسط بیع میں پانچ سات کلومیٹر کا area آتا ہے۔ جو مین روڈ ہے اس کی زمین ایک لاکھ روپے مرلہ ہے جو اس کے پیچھے ہے وہ 10 ہزار روپے مرلہ ہے لیکن مین روڈ والے کو بھی اسی میں شامل کرتے ہیں۔ تمام ہاؤس سے میری گزارش ہے کہ تمام زمینداروں سے یہ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ یا اتھارٹی جو زمین acquire کرتی ہے اس کو اوسط بیع کی بجائے مارکیٹ value کے حساب سے معاوضہ ادا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ میں اس ہاؤس کے اندر یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے میں بار بار کہتا ہوں کہ تمام ممبران میرے لئے بہت محترم اور بہت معزز ہیں لیکن تحاریک التوائے کار کے اندر اب جو تحریک پیش ہوئی ہے اس پر معزز وزیر صاحب کا بھی جواب آ چکا ہوا ہے جو انہوں نے گورنمنٹ کی طرف سے statement دینی تھی۔ اس پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے policy statement آ گئی ہے کہ کوئی زمین اس طرح multinational companies کو نہیں دی جا رہی۔ اگر آپ کے نوٹس میں ایسی کوئی specific بات آتی ہے تو آپ اس کو ہاؤس کے سامنے لائیں اس پر غور کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیجئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

شیخ علاؤالدین: منسٹر صاحب کی بات بالکل بجا ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ جو بات کہی ہے یہی چیز وہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوا دیں کیونکہ میرے علم میں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس foreign investors کی طرف سے یہ تجاویز آ رہی ہیں اور اُس وقت بہت دیر ہو جائے گی۔ میں یہ صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی surplus زمینیں کہیں پڑی بھی ہیں تو وہ ان لوگوں اور ان نوجوانوں کو لیز پر کیوں نہ دی جائیں، چاہے وہ lease yearly ہو اور ان سے کہا جائے کہ اس کی yield ہمیں دی جائے گورنمنٹ اس کو خریدے لیکن بجائے اس کے کہ ان حالات میں گورنمنٹ اس کو لیز کر دے یا وہ غیر ملکی لوگوں کے پاس چلی جائے، بس میں یہ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مطلب یہ ہوا کہ پھر آپ اس کو press نہیں کر رہے شاید۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوتی ہے as not pressed (قطع کلامیاں)

میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں پورے ہاؤس کو ابھی یہی بتا رہا تھا۔ ہم سب بات کریں گے، پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے تین دن رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں آپ کو پورا ٹائم دیا جائے گا۔ تشریف رکھیں پلیز۔ آپ کو اگر government business کا خیال نہیں ہے تو میں نہیں سمجھتا، میں تو ادھر facilitate کرنے کے لئے بیٹھا ہوا ہوں۔ 42 مطالبات زر ہیں۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 253۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ! Member is not present; The Motion is disposed of. تحریک التوائے کار نمبر 257۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک

صاحبہ! Member is not present, The Motion is disposed of. تحریک التوائے کار نمبر 262-ڈاکٹر محمد اختر ملک!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے اتنے معزز ممبرز نہیں ہیں تو اس کو out of turn لینے کی اجازت دے دیں کیونکہ اتنے لوگ نہیں ہیں۔ یہ بہت ہی important issue ہے جو میں نے ابھی آپ سے عرض کرنا ہے۔ یہ بہت ہی burning issue ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ ممبر متعلقہ خود موجود نہیں ہے۔ وہ آپ کسی بھی وقت خود دے سکتے ہیں۔ یہ اگلے سیشن میں آ جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ consumer کے بارے میں ہے۔ ڈیزل نہیں مل رہا۔ یہ ایک بہت ضروری بات ہے اور بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں حکومت کی توجہ ادھر دلانا چاہ رہا ہوں۔ اگر تین معزز ممبران نہیں ہیں تو آپ اس میں مجھے اجازت دے دیں۔ آپ مجھے out of turn اجازت دے سکتے ہیں کیونکہ آپ کو اختیار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھنا چاہ رہے ہیں یا ڈاکٹر محمد اختر صاحب کی تحریک پڑھنا چاہ رہے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بھی ایک burning issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ کل فیصل آباد میں مزدوروں پر فائرنگ ہوئی ہے، اس میں مزدور مارے گئے ہیں۔ قاتل لیگ کے ایک sitting M.P.A کے گن مینوں نے اجرت مانگنے پر فیکٹری میں مزدوروں پر فائرنگ کی ہے اور وہ نہتے مزدور آج بھی ہسپتال میں پڑے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس قاتل لیگ نے اپنا رویہ بنا لیا ہے کہ انہوں نے اس ملک میں قتل ہی کرنے ہیں اور اس عوام کو نعشیں فراہم کرنی ہیں۔ میری اس ہاؤس سے، آپ سے اور متعلقہ منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ ہسپتال میں مزدوروں پر جتنا خرچ آئے وہ حکومت برداشت کرے اور جو مزدور وہاں قتل ہوا ہے اس کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے اور ان کے لواحقین کو بھی امداد دی جائے۔ میری یہی گزارش تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینئر منسٹر!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے فیصل آباد کے حوالے سے جو بات کی ہے وہاں پر مزدوروں نے اپنی اجرت کے لئے احتجاج کیا تھا تو (ق) لیگ کے ایم۔پی۔اے نے اپنے غنڈوں کے ذریعے فیکٹری کے اندر سے مزدوروں پر فائرنگ کرائی اور اس سے 11مزدور زخمی ہوئے ہیں۔ ہمارے لیبر منسٹر فوری طور پر وہاں پر پہنچے اور وہاں پر میں نے متعلقہ پولیس افسران سے بھی بات کی اور ہم نے مزدوروں کو ہسپتال شفٹ کیا اور انہیں اسی وقت علاج فراہم کیا اور ان کی مکمل طور پر نگرانی ہو رہی ہے۔ 17لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں M.P.A صاحب جو اس وقت فیکٹری کے اندر موجود تھے انہیں بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ ہماری تو پارٹی مزدوروں کی پارٹی ہے، میں پورے پنجاب کے عوام اور مزدور بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ پوری پنجاب حکومت ان کے ساتھ ہے اور جو لوگ اس واقعے میں ملوث ہوں گے ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی چاہے وہ کتنے ہی طاقت ور کیوں نہ ہوں۔ میں اس چیز کو ensure کراتا ہوں۔

حاجی ناصر محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حاجی ناصر محمود!

حاجی ناصر محمود: جناب سپیکر! مزدوروں کے علاج معالجے پر جتنا خرچہ آئے اور جوان کا loss ہوا ہے وہ فیکٹری مالک سے لینا چاہئے، گورنمنٹ کو برداشت نہ کرنا پڑے۔

راؤ کاشف رحیم خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں کافی عرصہ سے یہ پوائنٹ اٹھا رہا تھا۔ یہ معمول کی بات ہے کہ فیصل آباد میں فیکٹری مالکان مزدوروں سے زیادتی کر رہے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے کیونکہ ملزمالکان انتظامیہ سے ملے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ الٹا پرچوں کی آڑ میں مزدوروں کو تنگ کرتی ہے۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ نہ ہو سکے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک 307 پڑھنا چاہ رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو out of turn لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔

کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے غیر معیاری اشیاء کی فروخت میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کا پنجاب کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ مجریہ 2005 کا قانون بنانے کی بنیادی وجہ اور مقصد یہ تھا کہ عوام کو مناسب قیمت پر آٹا، چینی، گوشت، گھی اور دالیں وغیرہ اور زندگی کے لئے دوسری غذائی ضروریات میں جاری لوٹ کھسوٹ اور غیر معیاری اشیاء فروخت کرنے والوں کا محاسبہ کیا جا سکے لیکن انتظامیہ اس قانون کو عملدرآمد کروانے میں ناکام ہوگئی۔شہریوں کو ایک طرف مضر صحت گوشت پانی بھر کر فروخت کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف گوشت کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔میں یہاں پر اخبار ''Dawn'' میں نکلے ہوئے ایک کارٹون کا ذکر ضرور کرنا چاہتا ہوں جس میں ایک قصائی کو گوشت بیچتے دکھایا گیا ہے اور گوشت کے بکروں کے ساتھ ایک کاغذ بھی الٹا لٹکایا ہوا ہے۔ایک گاہک اس سے پوچھتا ہے کہ:

What happened? He says that he was asking for the official price.

سو گھی، آٹا اور چاول وغیرہ کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک طرف لیکن دوسری طرف اس ایکٹ پر عمل کروانے والی مشینری اپنے مقصد سے ہٹ کر automobile اور A.C. بنانے والی کمپنیوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔یہ المیہ ہے کہ اس تمام سرکاری مشینری میں کوئی ٹیکنیکل لوگ نہ ہیں۔تمام معزز ارکان یہ جانتے ہیں کہ ملک میں انتہائی گھٹیا قسم کے بجلی کے بلب اور ٹیوب لائٹس دھڑلے سے فروخت ہو رہی ہیں اور ہر گھر کا بجٹ ان وجوہات سے خراب ہو رہا ہے لیکن کنزیومر کورٹس اس پر کوئی Suo-Moto action نہیں لے رہی ہیں اور اب ملک میں خاص طور پر پنجاب میں، لاہور میں کہیں کوئی ڈیزل نہیں مل رہا۔ایک طرف ڈیزل میں زبردست قسم کی ملاوٹ کی جا رہی ہے کیونکہ مٹی کے تیل اور ڈیزل کے ریٹ میں فرق ہونے کی وجہ سے اور دوسرا ڈیزل نہیں مل رہا۔میں اس معزز ایوان کے سامنے حلفاً یہ کہہ رہا ہوں کہ پرسوں لاہور میں کہیں ڈیزل نہیں مل رہا تھا اور میری گاڑی سڑک پر بند ہوئی اور میں گھر سے جنریٹر کا تیل منگوا کر اپنے گھر پہنچا ہوں تو یہ کنزیومر کورٹس، یہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ جس کے لئے اس قوم کا بے حساب پیسا ہم نے دیا ہے وہ کہاں پر سو رہی ہیں؟

ایوان کا ہر ممبر یہ جانتا ہے اور یہ آج تو اخبارات میں بھی آیا ہے کہ بہت جلدی پبلک ٹرانسپورٹ بھی بند ہو جائے گی۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ ایک طرف حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر پٹرول پمپوں کی مانیٹرنگ شروع کرے کیونکہ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہ ہے کہ جو ڈیزل پر سبسڈی دی جا رہی ہے مالکان اس ڈیزل کو سمگلروں کے حوالے کر رہے ہیں اور اسی کے اندر ملاوٹ ہو رہی ہے اور اسی کی وجہ سے پبلک پریشان ہے۔ اس پر ہاؤس کی بھی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس کو mobile طریقے سے monitor کرے کہ آخر ڈیزل مل کیوں نہیں رہا؟ یہ ایک انتہائی burning issue ہے اس کے پر آپ کی ruling درکار ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نوانی صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جو شیخ صاحب نے معاملہ اٹھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہر آدمی متاثر ہوتا ہے۔ یہ معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پٹرول پمپ پر کام کرنے والے لڑکے بھی سو، دو سو روپے لے کر اپنی مرضی سے پٹرول دے رہے ہیں کسی کو 20 لٹر، کسی کو 50 لٹر اور کسی کو 100 لٹر دے رہے ہیں۔ یہاں پر مقصد یہ ہے کہ ایوان میں اس وقت یہ رائے ہے کہ اس سے زراعت متاثر ہو رہی ہے، عام آدمی کی روزانہ کی زندگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ آپ وفاقی حکومت کو ضرور ہمارے جذبات پہنچائیں کہ وہ اس معاملے کو take up کرے کیونکہ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے۔ آپ ہمارے جذبات وفاقی حکومت تک پہنچائیں تاکہ پورے پنجاب میں عام آدمی کو اس کمی کی وجہ سے جو تکلیف ہے وہ دور ہو سکے۔ مجھے یقین ہے کہ قومی اسمبلی کے اراکین نے بھی اس معاملے کو ضرور take up کیا ہوگا لیکن کسی اخبار میں یہ بات نہیں آئی کہ وہاں یہ معاملہ زیر غور آیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ یہ بات ضرور متعلقہ corner تک پہنچائی جائے۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہم نے اپنے ڈیزل انجن چلانے ہیں، پانی دینا ہے، بجلی ویسے ہی نہیں ہے تو لوگوں کو دونوں اطراف سے تکلیف ہے۔ اس پر ضرور مہربانی فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب احمد خان بلوچ!

جناب احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! میں بھی اس چیز کی تائید کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ صاحب تو جنریٹر کا پٹرول منگوا کر گھر پہنچ گئے لیکن اس وقت جو cotton ہو رہی ہے، یہ ملکی معیشت کا معاملہ ہے اور یہ

تباہ ہو رہی ہے۔ اگر ڈیزل نہ ملا تو cotton کاشت نہیں ہو سکتی۔ یہ فوری اہمیت کا معاملہ ہے اس پر میری تجویز یہ ہے کہ House میں ایک کمیٹی بنا دیں جو یہاں ایک قرارداد پیش کر دے اور آپ اس کو پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہ فوری نوعیت کا معاملہ ہے اس وقت پورے پنجاب میں کاشتکار طبقے میں بہت پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہربانی۔ جناب وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! شیخ صاحب House کے notice میں یہ بات لائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست ہے اور ہر شخص لاہور اور باقی شہروں میں محسوس کر رہا ہے۔ انشاء اللہ حکومت اس پر فوراً کارروائی کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ تمام پٹرول پمپ جہاں پر ڈیزل موجود ہے وہ کسی کو انکار نہ کر سکیں۔ اس پر انشاء اللہ حکومت فوری کارروائی کرے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! وزیر صاحب اس کو pending کر کے کل on the floor of the House ایک statement دے دیں، وفاقی حکومت سے پوچھ لیں کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ لوگوں کو تکلیف ہے اور انھیں ڈیزل نہیں مل رہا۔ اگر ڈیزل کی ترسیل بہتر انداز میں نہ ہو تو اس سے عام آدمی کی زندگی متاثر ہو رہی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ صاحب کو درخواست کروں گا کہ وہ وفاقی حکومت سے رابطہ کریں اور پھر ایوان میں اس کی وضاحت فرما دیں تاکہ ہمیں وجوہات کا پتا چلے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! ہمارے ضلع میں monitoring committees ہیں انھیں بھی فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ پچھلے دنوں میں ساڑھے تین گھنٹے ملتان شہر کے تقریباً نصف سے زیادہ petrol pumps کو check کیا تو وہ بند تھے۔ میں نے ای۔ڈی۔او(آر)، ڈی۔ڈی۔او(آر) اور ڈی۔سی۔او سے تین گھنٹے مسلسل کہا کہ پورے ملتان کی یہ حالت ہے کہ کسی petrol pump پر ڈیزل یا پٹرول نہیں مل رہا۔ میں تین چار گھنٹے مسلسل ان کے ساتھ رابطے میں رہا لیکن کوئی monitoring committee والا، کوئی ضلع کونسل کا

متعلقہ افسر نہ آیا۔ ضلع ناظم اور ڈی۔ سی۔او کو بھی ہدایت کی جائے کہ ان کی اپنی کیٹیاں ہیں وہ تمام pumpsکوcheckکریں اور جو مسئلہ ہوتا ہے اسے فوری طور پر حل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، ناظم شاہ!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! شیخ صاحب نے مہربانی کی ہے کہ وہ ایوان کے علم میں یہ بات لائے ہیں۔ جیسے احمد خان صاحب نے بھی بات کی ہے، جنوبی پنجاب کے سعید اکبر خان نے بھی بات کی ہے۔ جنوبی پنجاب میں اس وقت آٹے کا بحران ہے، وہ بھی آپ کے علم میں ہے۔ آپ60فیصد زر مبادلہ cotton سے حاصل کرتے ہیں اور یہ بنیادی طور پر تین اضلاع میں ہوتی ہے اور جو شیر شاہ کا ڈپو ہے یہ میرے حلقہ انتخاب میں ہے۔ میں نے پچھلے دنوں وہاں پر کیپٹن اشفاق صاحب سے بات کی۔ میں نے انھیں کہا کہ آپ تیل pumps کو supply کرتے ہیں تو میرے حلقہ انتخاب کے ایک آدمی نے میرے ساتھ بات کی کہ یہاں پر ہمیں تیل نہیں مل رہا، جب میں نے ان سے بات کی تو انھوں نے کہا کہ ہمیں تیل پیچھے سے ہی کم مل رہا ہے۔ ہم صرف pumps والوں کو دو ہزار litreسے زیادہ نہیں دے رہے حالانکہ گاڑی 40000، 20000 اور 10000 لٹر کی ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جیسے گندم کے لئے ایک مشکل بنی ہوئی ہے اسی طرح cotton میں بھی ایک مشکل بن جائے گی کیونکہ لوڈشیڈنگ نے بھی ہماری ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر کم از کم یہ House ایک قرارداد پاس کرے کہ cotton area میں لوڈشیڈنگ بند کر دی جائے اگر تیل کی کمی ہے تو لوڈشیڈنگ بند ہو جائے تاکہ cotton کی کاشت صحیح طریقے سے ہو سکے۔

جناب سپیکر! یہ supply and demand کا مسئلہ ہے۔ جب تک supply پوری نہیں ہوگی اس وقت تک demand کیسے پوری ہوگی اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس پر فوری توجہ دیں نہیں تو کل آپ کو cotton کے بحران کا سامنا بھی کرنا پڑے گا اور اس کے نتائج یہی ہوں گے کہ آپ کے پاس زر مبادلہ کی بھی کمی آ جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: معزز اراکین تشریف رکھیں۔ اگر آپ تحریک التوائے کار کا procedure پڑھ لیں تو اس میں بڑا واضح ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے، جس معزز رکن نے اپنی تحریک التوائے کار پیش کی ہے انھوں نے پیش کر دی اور حکومت کی طرف سے جواب آ گیا۔

میرے خیال میں حکومت نے یہاں پر یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس پر کارروائی کریں گے۔ جی، وزیر زراعت صاحب!

وزیر زراعت، تعلیم، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم اور ترقی خواتین (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ بات حکومت پنجاب کے علم میں آئی ہے۔ Oil and Gas کی ایک regulatory authority بنی ہوئی ہے۔ وہ اس کو وفاقی حکومت میں regulate کرتی ہے۔ تیل کی import میں 50 فیصد کمی آ گئی ہے۔ اس میں P.A.R.C.O بھی involve ہے اور پنجاب حکومت نے بھی یہ معاملہ take up کیا ہوا ہے۔ باقی یہ مسئلہ انتہائی سنگین ہے، اس سے cotton بھی متاثر ہو رہی ہے اور دوسری فصلیں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ صوبائی حکومت نے یہ معاملہ وفاقی حکومت سے پہلے ہی take up کیا ہوا ہے۔ شکریہ

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 307 جو شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے آئی ہے۔ یہ ہمیں کل ہی موصول ہوئی ہے اور اس کا ابھی تک جواب بھی نہیں آیا۔ آپ نے اس کو out of turn لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اگلے اجلاس تک pending کر لیا جائے۔ اس کا جواب منگوا لیتے ہیں اور اس پر باقاعدہ بحث کی جائے گی اور معاملات کو House کے سامنے رکھا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ بہتر یہی ہے کیونکہ یہ بڑا اہم اور burning issue ہے۔ اگر اس پر جواب ہی نہیں آیا تو اس کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ اتنا burning issue ہے۔ آپ اس پر حکومت کو صرف یہ ہدایت کریں کہ وہ petrol pumps کی monitoring شروع کرے۔ میں آپ کو دعوے سے عرض کرتا ہوں کہ supply میں اتنی کمی نہیں ہے۔ میں آپ کو کھل کر بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ صرف 37 روپے کی سبسڈی کا مسئلہ ہے جو کھایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں ڈیزل بہت بڑی مقدار میں سمگل ہو رہا ہے۔ اس پر صرف monitoring کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس act موجود ہے۔ یہاں پر نوانی صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ وفاقی حکومت سے آپ اعداد و شمار لے سکتے ہیں کہ وہ refinery سے کتنا تیل بھیج رہے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق وہ refinery سے تیل صحیح بھیج رہے ہیں جو کچھ ہو رہا ہے یہاں ہو رہا ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر under hand پیسے دے دیئے جائیں، 60 روپے کے حساب سے پیسے دے دیئے جائیں تو تیل لے لیتے ہیں اور جب وہ

دیکھتے ہیں کہ customer ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا ہے تو وہ ایک فرلانگ سے انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت ضرورت یہ ہے کہ حکومت ان کو monitor کرے ورنہ یہ مسئلہ انتہائی گھمبیر صورتحال اختیار کر جائے گا۔ آپ دیکھیں گے کہ public transport بھی بند ہو جائے گی۔ میں اس پر مزید stress نہیں کرتا اور حکومت کے لئے کوئی مسئلہ نہیں بنانا چاہتا کیونکہ ان کو خود اس بات کا احساس ہے۔ میری صرف یہی درخواست ہے کہ ان کو صرف یہ ہدایت کر دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی اس suggestion کے ساتھ اس کو not press سمجھیں یا جواب کا انتظار کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! اس سے پہلے میں نے House کو بتایا کہ ہم اس پر action لے رہے ہیں اور جیسے نوانی صاحب نے بھی فرمایا۔ ہمیں اس کے لئے دو دن کا ٹائم دے دیں، ہم اسے Federal Government سے بھی take up کریں گے۔ action کا مطلب یہ ہے کہ ہم انشاء اللہ action لیں گے۔ ہمیں احساس ہے کہ ڈیزل باوجود اس کے کہ ملک میں بھی ہے اور پٹرول پمپوں پر بھی ہے لیکن consumer کو نہیں مل رہا۔ ہم اس کو ensure کریں گے، چاہے جو بھی ہم اس کا سسٹم بنائیں لیکن آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس پر action ہوگا اور انشاء اللہ دو دن کے بعد ہم House میں رپورٹ پیش کریں گے کہ ہم نے کیا action لیا اور اس کی وجوہات کیا تھیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہے۔ جب تک حکومت کی طرف سے اس کا جواب نہیں آ جاتا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 262 ڈاکٹر محمد اختر ملک کی طرف سے ہے۔ House میں تشریف فرما نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 263 چوہدری ظہیر الدین، چوہدری مونس الٰہی، جناب محمد محسن خان لغاری، چوہدری عبداللہ یوسف، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ، محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ اور محترمہ آمنہ جہانگیر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ تمام ممبران موجود نہ ہیں لہذا یہ تحریک

dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 271 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

موضع للیانی مصطفیٰ آباد (قصور) کے مکینوں کو پینے کے پانی کی عدم دستیابی

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق موضع للیانی مصطفیٰ آباد ضلع قصور کے رہائشی پینے کے پانی سے محروم ہیں۔ water supply کے پائپ سڑک کے ساتھ گزر رہے ہیں، ان کو سڑک کی تعمیر کے دوران اکھاڑ دیا گیا تھا اور ایک سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود نئے پائپ بچھانے کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے موضع مصطفیٰ آباد للیانی کی آدھی آبادی پینے کے پانی سے محروم ہے جس کی وجہ سے لوگ شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، Minister concern اس کا جواب دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم یہ ensure کرتے ہیں کہ یہ بالکل زیادتی ہے اور مصطفیٰ آباد کے علاقے کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر آنا چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو تھوڑا سا ٹائم دیا جائے تاکہ یہ پائپ لائنیں نئے سرے سے اچھے طریقے کے ساتھ بچھائی جا سکیں اور پینے والے پانی کے پائپ جو دوسرے sewerage pipe کے ساتھ جڑ گئے ہیں جس وجہ سے خرابی پیدا ہوئی ہے اس کو نئے سرے سے نئی پائپ لائنیں بچھا کر ان لوگوں کو facilitate کیا جا سکے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ جب گورنمنٹ نے یہاں پر یقین دہانی کرا دی ہے تو اب اس کو press نہیں کرنا چاہئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کام کو ایک reasonable time کے اندر ہو جانا چاہئے، indefinite time نہ ہو کہ یہ مسئلہ prolong کر جائے۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ کوئی مناسب وقت کے اندر اس مسئلے کا کوئی حل ہو جانا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جس طرح متعلقہ منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی as not pressed dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مطالبات زر بابت سال 09-2008 پر بحث اور رائے شماری

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ مالی سال بابت 09-2008 کے سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 41 ہے ان میں سے 32 مطالبات زر میں cut motions موصول ہوئی ہیں۔ اب ہم کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21001

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر PC-21001 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 26 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 26 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی

سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 26 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اس کو کسی نے بھی oppose نہیں کیا لہذا اسے متفقہ طور پر منظور کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21002

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21002 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 9 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 9 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ کٹوتی کی تحریک کسی ممبر کی طرف سے پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 9 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ میرے چھوٹے بھائی سید عبدالقادر گیلانی نے کل حلف اٹھایا ہے اور بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ میں پورے House کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری محترم سینئر منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ جب مطالبہ زر put ہو جائے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر بالکل بھی نہیں ہو سکتا۔ جب ہم یہ ختم کر لیں گے تو پھر آپ بات کر لیجئے گا۔

سینئر وزیر،وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

سینئر وزیر،وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): بات یہ ہے کہ اس پر Opposition کے بہت سے دوستوں نے اپنے اعتراضات داخل کرائے تھے۔یہ صوبے کا بہت سارا business ہے اور ایک صوبے کا بجٹ بن رہا ہے اور اپوزیشن کے لوگ جس طرح جیتے اور جس طرح اسمبلی میں پہنچے، جو دھونس اور دھاندلی کر کے وہ اس ہاؤس تک اب پہنچ چکے ہیں اور ہم ان کو ممبران اسمبلی مانتے ہیں۔ پنجاب حکومت ان کو ممبران اسمبلی مانتی ہے لیکن انتہائی دکھ کا مقام ہے کہ اس وقت صوبے کے بجٹ پر اور کٹوتی کی تحریکوں کا آج دن ہے اور وہ حاضریاں لگا کر ہاؤس سے باہر جا چکے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صوبے کے عوام اور اس صوبے میں بننے والے بجٹ اور اس صوبے میں جو ترقیاتی کام ہونے ہیں ان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔انہیں صرف اپنے اقتدار سے مقصد ہے اور وہ اپوزیشن لیڈر بن کر پچھلے دور میں جو اربوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے اس کو چھپانا چاہتے ہیں لیکن اس پورے ہاؤس کے سامنے اور پریس کے سامنے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہ جو مرضی ہتھکنڈے استعمال کر لیں۔ایک جرنیل کی جھولی میں بیٹھ کر اور اسے سو دفعہ وردی میں منتخب کروانے والے آج میں یہاں اس House میں اعلان کر رہا ہوں کہ وہ احتساب سے نہیں بچ سکیں گے،انہیں احتساب سے گزرنا پڑے گا۔ وہ جو مرضی جعلی ہتھکنڈے، جو مرضی اس طرح کے رویے اختیار کریں،ایک طرف تو تنخواہیں لیتے ہیں اور پنجاب کے عوام کے لئے بننے والے بجٹ کا حصہ نہیں بن رہے تو میں ان کے اس رویے کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور ایک دفعہ پھر میں اس بات کو پنجاب حکومت کی طرف سے کہ ہم نے کوئی سیاسی انتقام نہیں لینا،ہمارا کوئی سیاسی انتقام لینے کا پروگرام نہیں لیکن جنہوں نے اربوں روپے کی کرپشن کی ہے وہ اب ممبر اسمبلی بن کر یا اپوزیشن لیڈر بن کر اگر اس سے بچنا چاہیں گے تو یہ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر!اس سلسلے میں، میں ایک وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:آپ اس میں کوئی وضاحت نہیں چاہ سکیں گے ۔آپ بیٹھ جائیں،یہ مطالبات زر ہیں اگر آپ نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ کا بزنس مکمل ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔آپ

تشریف رکھیں۔ مجھے افسوس ہے اس بات پر کہ معزز ممبران اگر یہ پڑھ کر آیا کریں کہ یہ House آج کس چیز کے لئے convince کیا گیا ہے تو پھر یہ مسئلہ ہی نہ بنے۔آپ براہ مہربانی بیٹھیں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21003

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21003 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ 26 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ 26 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ26لاکھ 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21004

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21004 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 9کروڑ36لاکھ 61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو دو کروڑ26لاکھ 94ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج،

ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

> ”ایک رقم جو 9 کروڑ 36 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔“

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں حیران ہو رہا تھا کہ ہمارے گورنر صاحب کو افیون کی مد میں 30 کروڑ ادا کئے گئے ہیں کیا وہ اتنی افیون کھا لیتے ہیں۔ (قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: بنیادی طور پر جو ادویات بنتی ہیں یہ ان کے لئے ہوتی ہے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21005 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21005

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> ”ایک رقم جو 92 کروڑ 51 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 92 کروڑ 51 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 92 کروڑ 51 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21006

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21006 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

”ایک رقم جو 23لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔“

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

”ایک رقم جو 23لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔“

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک رقم جو 23لاکھ 52ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں یہاں پر ایک بات کروں گا کہ ابھی مجھے پریس گیلری کی طرف سے ایک چٹ آئی ہے کہ اخبار ''ڈان اور نیوز'' کے کیمرہ مین اور معاون کو باہر ٹریفک وارڈن نے اسمبلی کے احاطہ کے باہر جاتے ہوئے ان پر کوئی تشدد کیا ہے۔ اس پر میں سینئر وزیر راجہ ریاض احمد سے کہوں گا کہ وہ کوئی کمیٹی بنا کر بھیج دیں جو پریس گیلری کے ساتھیوں سے مذاکرات بھی کرے اور اس معاملے کو دیکھ کر آپ کو رپورٹ بھی پیش کرے اور آپ اسے اسمبلی میں دے دیں۔ شکریہ

مطالبہ زر نمبر PC-21007

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21007 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک رقم جو 2کروڑ 79لاکھ 12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

''ایک رقم جو 2کروڑ 79لاکھ 12ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 79 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21008

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21008 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 70 لاکھ 49 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 70 لاکھ 49 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کروڑ 70 لاکھ 49 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21009

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-21009 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7۔ارب 42 کروڑ 47 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 7۔ارب 42 کروڑ 47 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 7۔ارب 42 کروڑ 47 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21010

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21010 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 7۔ارب 79 کروڑ 48 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

”ایک رقم جو 7۔ارب 79 کروڑ 48 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو
ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی"
برداشت کرنے پڑیں گے۔“

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار ولد احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔
چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

”ایک رقم جو 7۔ارب 79 کروڑ 48 لاکھ 85 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو
ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی"
برداشت کرنے پڑیں گے۔“

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21011

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21011 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 34کروڑ 61لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو
ختم ہونے والے مالی سال09–2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 34کروڑ 61لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009
کو ختم ہونے والے مالی سال09–2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار ولد احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 34کروڑ 61لاکھ 90ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو
ختم ہونے والے مالی سال09۔2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21012

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21012 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 19کروڑ 29لاکھ 83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

ایک رقم جو 2۔ارب 19کروڑ 29لاکھ 83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار ولد احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی،

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 19کروڑ 29لاکھ 83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21013

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 30۔ارب 43کروڑ 67لاکھ 65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 30۔ارب 43کروڑ 67لاکھ 65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار ولد احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

> ایک رقم جو 30۔ ارب 43کروڑ 67لاکھ 65ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ تھوڑا سا آپ کو بھی سانس مل جائے لیکن مجھے انتہائی دکھ اور افسوس ہے کہ اپوزیشن کے جو لوگ ہیں، یہ آپ ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں کہ جتنی بھی انہوں نے کٹوتی کی تحریکیں دی ہیں ان میں جو نام ہیں، ان کو اتنی بھی عقل نہیں کہ کسی میں کوئی نام ڈالیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کوئی تیاری نہیں کی کسی نے کوئی نہیں پڑھا، ایک کٹوتی کی تحریک چودھری ظہیر الدین سے شروع ہوتی ہے اور محترمہ جوئس روفن جولیس پر ختم ہو جاتی ہے۔ ان سے ترتیب تک تبدیل نہیں ہوئی۔ انہوں نے کوئی نہیں سوچا۔ صرف ایک کلرک رکھا ہوا ہے جو یہ فوٹو کاپی کر دیتا ہے، یہ سارا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو یہ ان کی کارکردگی ہے اور یہ ان کا اس ہاؤس کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ صرف ڈاکوؤں اور لٹیروں کا ایک گروہ تھا اور یہ گروہ (ق) لیگ کوئی سیاسی جماعت نہیں تھی، یہ گروہ اب ختم ہو چکا ہے، یہ فوت ہو چکے

ہیں،ان کا جنازہ ہو چکا ہے، قل ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ جس دن یہ بجٹ پاس ہو گا اس دن ان کا چہلم ہو گا۔بہت مہربانی، شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی،بہت شکریہ۔راجہ ریاض صاحب! میں نے آپ سے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ اخبار "ڈان" اور "نیوز" کے فوٹو گرافر اور رپورٹر سے وارڈن پولیس نے جو بد تمیزی کی ہے اس پر میرا خیال ہے کہ آپ نے ابھی تک کوئی کمیٹی نہیں بھیجی اور وہ پریس گیلری کے ہمارے جو دوست ہیں، میرا خیال ہے کہ اس جمہوریت میں اور اس اسمبلی کے اندر ان کا بڑا role ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک کمیٹی بناتا ہوں۔یہ جا کر ان سے بات کریں گے۔جناب فاروق یوسف گھرکی اور جناب کامران مائیکل!

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس پوری تحریک میں اور اس ملک میں جمہوریت کو چلانے میں پریس نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں ان پریس والے دوستوں سے request کرتا ہوں کہ مہربانی کریں کہ کمیٹی آپ کے پاس آ رہی ہے، ابھی تھوڑی دیر صرف ایک منٹ کے لئے انتظار کر لیں۔بہت شکریہ، آپ کی مہربانی ہو گی۔

مطالبہ زر نمبر PC-21014

جناب قائم مقام سپیکر: اب میں وزیر خزانہ صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ مطالبہ زر نمبر PC-21014 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک رقم جو 3 کروڑ 21 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو3کروڑ21لاکھ60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3کروڑ21لاکھ60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21015

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21015پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 22-ارب 52کروڑ 16لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 22-ارب 52کروڑ 16لاکھ 26ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی

فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔
چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

ایک رقم جو 22- ارب 52 کروڑ 16 لاکھ 26 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21016

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21016 پیش کریں۔
وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 13- ارب 41 کروڑ 46 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 13-ارب 41کروڑ 46لاکھ 21ہزار روپے سے زیادہ نہ
ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009
کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 13-ارب 41کروڑ 46لاکھ 21ہزار روپے سے زیادہ نہ
ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009
کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے
قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے لگتا ہے کہ اپوزیشن والوں نے اپنے نام مجھے یاد کروانے کے لئے لکھوائے ہیں۔

وزیر مال(حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! آپ نام پڑھنے کی بجائے وغیرہ ہی کہہ دیا کریں تو کافی ہے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے rules کو follow کرنا ہے اور rules بڑے clear ہیں۔ I have to read their names

مطالبہ زر نمبر PC-21017

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر PC-21017 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 60کروڑ 35لاکھ 25ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 60کروڑ 35لاکھ 25ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج،

ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

> "ایک رقم جو 60 کروڑ 35 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21018

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک رقم جو 4۔ارب 25 کروڑ 84 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک رقم جو 4۔ارب 25 کروڑ 84 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 4۔ارب 25 کروڑ 84 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21019

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21019 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 19 کروڑ 86 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے

مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 19 کروڑ 86 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 19 کروڑ 86 لاکھ 92 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21020

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC 21020 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 46 کروڑ 60 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 46 کروڑ 60 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 46 کروڑ 60 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21021

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21021 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 6 کروڑ 57 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 6 کروڑ 57 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی،

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 6 کروڑ 57 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب!

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس آ گئے)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی آپ نے مجھے حکم دیا اور میں نے ایک کمیٹی تشکیل دی لیکن اس کے بعد صحافی بھائیوں نے میرے بارے میں کہا کہ وہ خود آئیں۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ وہاں پر میں نے ان کی ساری بات سنی۔ انھوں نے بتایا کہ کل جب ہمارے دوست احتجاج کے لئے گئے تو وہاں پر coverage کے لئے اخبار "ڈان" کے کیمرہ مین پر اعجاز نعمان ٹریفک وارڈن نے اسلحہ تانا، انھیں دھمکیاں دیں، بدتمیزی کی اور ان کا کیمرہ توڑ دیا۔ ٹریفک وارڈن کے نام کی میں انکوائری کر لوں گا۔ میں نے ان کو یقین دہانی کروائی ہے کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ہم اس پر کارروائی کریں گے۔ میں اس ہاؤس میں اپنے صحافی بھائیوں کو ایک دفعہ پھر یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم اس آدمی کو suspend کریں گے۔ اس بارے میں انکوائری کروائی جائے گی اور قانون و قاعدہ کے تحت اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ انھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ چند دن پہلے ملتان میں "کوک" ٹیلی ویژن کے واقعہ میں ملوث ملزمان کے خلاف فوری کارروائی کی جائے تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ دو ملزم گرفتار ہو چکے ہیں۔ اس ٹیلی ویژن کے مالک شاہ صاحب سے میری فون پر بات ہوئی تھی۔ میں ان سے دوبارہ بھی

بات کروں گا۔ انھیں جس قسم کی مدد کی ضرورت ہوئی پنجاب حکومت انشاء اللہ وہ ان کو مہیا کرے گی۔ میں آخر میں صحافی بھائیوں کا پریس گیلری میں واپس آنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم آزاد عدلیہ کی بات کر رہے ہیں اسی طرح جمہوریت کی گاڑی کو اس ملک میں رواں دواں رکھنے کے لئے آزاد پریس بھی اس ملک کی انتہائی اہم ضرورت ہے۔ حکومت پریس کو جتنا زیادہ accommodate کر سکے گی اتنا ہی جمہوریت اور اس ملک کے لئے بہتر ہے۔

مطالبہ زر نمبر PC-21022

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21022 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "ایک رقم جو 3-ارب 23 کروڑ 50 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "ایک رقم جو 3-ارب 23 کروڑ 50 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات

کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3۔ارب 23 کروڑ 50 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21023

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21023 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 65 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 65 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 65 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21024

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21024 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 27 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 27 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات

کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 27 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اپنے پریس والے بھائیوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ہم جو بات کہتے ہیں اس کی تصدیق آج ان کٹوتی کی تحریکوں سے کی جا سکتی ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی کٹوتی کی تحریک پیش کی گئی ہے اس میں 30 آدمیوں کے نام ہیں۔ ہم یہ کہتے رہے ہیں، اس پورے ہاؤس کے سامنے کہتے رہے ہیں کہ ان کے پاس majority نہیں ہے اور آج یہ کاغذ اس بات کا ثبوت ہے۔ یہ گن لیں کہ ان کے پاس majority نہیں ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مطالبہ زر نمبر PC-21025

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21025 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 49 کروڑ 52 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم

ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 49 کروڑ 52 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2۔ارب 49 کروڑ 52 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21026

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبرPC-21026پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب75کروڑ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والی مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب75کروڑ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والی مالی سال09-2008کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب75کروڑ4ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والی

مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے
ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21027

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21027 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا
دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی،

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی

سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21028

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21028 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 13۔ارب 81 کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 13۔ارب 81 کروڑ 60 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الہیٰ، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 13۔ارب 81کروڑ60لاکھ 83ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21029

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21029 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو8کروڑ46لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 8کروڑ 46لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 8کروڑ 46لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21030

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21030 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 17۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 17-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو17۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21031

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21031 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 7۔ارب 24کروڑ 43لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 7۔ارب 24کروڑ 43لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک محترمہ نسیم لودھی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب 7۔ارب 24کروڑ 43لاکھ 51ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران

صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-21032

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21032 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کروڑ 69 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے

ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زرمتفقہ طور پر منظور ہوا)

جناب محمد معین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وٹو صاحب!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! تین دفعہ "ہاں" کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے اور 45 دفعہ "ہاں" کرنے کا کیا بنے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جب آپ اپنے گھر واپس پہنچیں گے تو آپ کو پتا لگ جائے گا۔

مطالبہ زر نمبر PC-13033

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-13033 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 56۔ارب 80 کروڑ 20 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 56۔ارب 80 کروڑ 20 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 56۔ارب 80 کروڑ 20 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

پیر محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پیر صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ ایسے ہی آپ کو تھکا رہے ہیں۔ یہ کہہ دیں، 30 لوٹے لوٹیاں، مطلب یہ کہ symbol ہو جائے گا۔

مطالبہ زر نمبر PC-13034

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-13034 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک کروڑ 48 لاکھ 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے

والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے
کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:
"ایک رقم جو ایک کروڑ 48 لاکھ 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے
والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے
کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:
"ایک رقم جو ایک کروڑ 48 لاکھ 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے
والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے
کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-22036

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-22036 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
"ایک رقم جو 81۔ارب 13 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے
والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 81۔ارب 13 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے
والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 81۔ارب 13 کروڑ 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے
والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت
کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12037

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12037 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب 71 کروڑ 86 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات اور آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب 71 کروڑ 86 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات اور آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب 71 کروڑ 86 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات اور آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12038

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12038 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 35 کروڑ 45 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 35 کروڑ 45 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی،

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 35 کروڑ 45 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12040

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12040 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب 70 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12041

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12041 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 45۔ارب 48 کروڑ 82 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات وپل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 45۔ارب 48 کروڑ 82 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔
چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 45۔ارب 48 کروڑ 82 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12042

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12042 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 62 کروڑ 37 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 62 کروڑ 37 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب 62 کروڑ 37 لاکھ 25 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات"
برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر PC-12043

جناب قائم مقام سپیکر: اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-12043 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 3-ارب 32 کروڑ 20 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز / خود مختار ادارہ جات" وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 3-ارب 32 کروڑ 20 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز / خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! اس مطالبہ زر کو ذرا مکمل ہو لینے دیں پھر آپ بات کر لیجئے گا۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میری صرف عرض سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کے تقرر کے لئے
مطلوبہ اکثریت نہ ہونے کے بارے میں رولنگ کا مطالبہ

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ آج کے business کی آخری تاریخ ہے۔ Opposition کے نام میں نے تو دو دفعہ گن لئے ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ یہ ٹوٹل 30 لوگ ہیں اور مجھے آپ سے یہ ruling چاہئے کہ چودھری ظہیر الدین اور باقی جن لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں ان کی Opposition میں majority نہیں ہے اور یہ جو بات کرتے تھے کہ ٹوٹل 86 بندے ہیں اور آپ کے پاس majority نہیں ہے لیکن اب اس چیز سے یہ ثابت ہو گیا ہے لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اس پر ruling دیں کہ اس گروپ کو majority حاصل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جس طرح آج پہلے بھی میں نے معزز ممبران کے سامنے گزارش کی تھی کہ آج کا دن specifically مطالبات زر پر مخصوص تھا۔ آج House کا business صرف مطالبات زر کی منظوری ہے۔ آپ یہ point کسی اور دن take up کر لیجئے گا۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ انتہائی محترم ہیں۔ میں نے آپ سے جو ruling مانگی ہے وہ ایک ثبوت کے ساتھ مانگی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس ruling کو pending کر لیں کیونکہ میں نے کوئی ہوائی بات نہیں کی بلکہ ایک proof کے ساتھ بات کی ہے۔ جتنے بھی مطالبات زر ہیں ان میں کٹوتی کی تحاریک جن اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہیں وہ صرف 30 لوگ ہیں۔ اب آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اس پر اپنی ruling کو pending کر لیں۔ قانون اور قاعدے کے ذریعے میں نے ثابت کر دیا ہے کہ ان کے پاس majority نہیں ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں محترم سینئر منسٹر سے گزارش کروں گا کہ جس طرح میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ میں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس House کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے اور اس کے اندر بے شک 30 ممبران کی طرف سے تحاریک آئی ہوئی ہیں لیکن جو ہمارے پاس Leader of Opposition کی definition ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

"Leader of Opposition" means a member who, in the opinion of the Speaker, is for the time being, leader of the majority of the members in the Opposition;

تو اس کا طریق کار بالکل مختلف ہے۔ مطالبات زر کے اوپر Opposition کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس میں چاہے 32 ڈالیں، چاہے 2 ڈالیں۔ جس طرح آپ نے دیکھا ہو گا کہ ایک مطالبہ زر کے اوپر صرف ایک Opposition کے ممبر کی طرف سے اعتراض آیا ہوا ہے۔ بہر حال آپ کی بات ہے، بالکل بجا ہے، آپ اس کو کسی اور وقت پر point out کر سکتے ہیں۔

مطالبات زر بابت سال 09-2008 پر بحث اور رائے شماری

(----جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم اپنی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔ مطالبہ زر نمبر PC-12043 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ چودھری ظہیر الدین، جناب شیر علی خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار دلدار احمد چیمہ، جناب حامد ناصر چٹھہ، چودھری عبداللہ یوسف، میاں طارق محمود، سردار محمد آصف نکئی، جناب محمد یار ہراج، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ نسیم لودھی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ آمنہ جہانگیر، جناب محمد شفیق خان، ملک محمد ظہور انور، رائے اعجاز حسین، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، چودھری مونس الٰہی، چودھری محمد ارشد، سید رضا علی گیلانی، جناب محمد محسن خان لغاری، جناب محمد اعجاز شفیع، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ جوئس روفن جولیس۔

چونکہ اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 3-ارب 32 کروڑ 20 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال 09-2008 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر متفقہ طور پر منظور ہوا)

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ہمارے چنیوٹ کی عوام کا ایک بڑا دیرینہ مطالبہ ہے اور تقریباً 1974 سے ہماری ایک تحریک تھی کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ اس الیکشن کے بعد کھوسہ صاحب نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ ہم چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیتے ہیں اور انہوں نے چیف سیکرٹری صاحب کو ایک letter لکھا کہ ان کے لئے funds بھی مختص کئے جائیں۔ اس House میں اپنی حکومت سے میری گزارش ہے کہ وہ اعلان فرمائیں کہ آیا ہمارے ضلع کے لئے کوئی پیسے رکھے ہیں؟ اسے ضلع بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بات آپ کسی اور دن take up کیجئے گا۔ میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ آج چونکہ ہم مطالبات زر کو wind up کر رہے ہیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ sorry۔ جی، فنانس منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، پوری کابینہ اور معزز اراکین کا بے حد مشکور ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سال 09-2008 کے بجٹ میں جس دلچسپی سے حصہ لیا، جتنی محنت اور کوشش سے اس کا حصہ بنے اس پر میں آج اس بجٹ کے پاس ہونے پر آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ابھی راجہ صاحب نے بھی بتایا کہ Opposition کا رویہ ہمارے سامنے ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ Opposition مسلم لیگ (ق) کی ہے اور مسلم لیگ (ق) کے زیادہ تر اراکین نے اس بجٹ میں قانون سازی میں حصہ

لیااور اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ Opposition بھی اس کارروائی کا حصہ بنے اور وہ باہر نہیں تھے لیکن یہ وہ لوگ تھے جو مثبت سوچ کے مالک تھے۔Opposition کے جن ممبران نے اس بحث میں حصہ لیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں بجٹ کی تیاری کے لئے اس سال بہت کم وقت ملا تھا، یہ بہت ہی مشکل ٹاسک تھا اور ہم نے تقریباً ڈیڑھ ماہ میں یہ ساری تیاری کی۔ جہاں پر Finance Department کے تمام ممبرز نے، تمام ملازمین نے دن رات ایک کر کے محنت کی وہاں پر پنجاب اسمبلی کے ملازمین نے بھی بہت محنت کی اور ان دونوں محکموں کے لئے ہم حسب روایت ایک ماہ کی تنخواہ کا اعلان کرتے ہیں(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ جس دانش مندی سے اور جس محنت سے اور جس صبر واستقامت سے آپ نے ہاؤس کو چلایا میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ بہت شکریہ

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

سالانہ بجٹ بابت 09-2008 پاس ہونے پر معزز اراکین کی حکومت کو مبارکبادیں

سینئر وزیر، وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں اور میں وزیر خزانہ اور ان کی ساری ٹیم، محکمہ خزانہ اور اسمبلی کے تمام سٹاف جنہوں نے اس بجٹ کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے بھرپور محنت اور کوشش کی اور ان کے کیپٹن جناب تنویر اشرف کائرہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس پورے ہاؤس کی طرف سے کہ انہوں نے پنجاب کا ایک عوامی بجٹ پیش کیا اور انشاء اللہ پنجاب حکومت کا صرف ایک ٹارگٹ ہے کہ ہم نے اس صوبے میں لوگوں کو ریلیف دینا ہے اور جو بے شمار مسائل ہیں ان پر قابو پانا ہے۔ میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ نے 43 مطالبات زر پڑھے ہیں مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ آپ تھکے ہوئے ہیں کیونکہ آپ نے تیس تیس نام اکٹھے پڑھے ہیں اگر آپ تحریک کٹوتی same دیتے تو سب کو سمجھ آ جاتی تھی۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس ہاؤس میں discipline ضروری ہونا چاہئے۔ آپ بار بار discipline کی بات کرتے ہیں یہ لوگ سارا وقت بولتے رہے ہیں۔ آپ ایسے کریں کہ تین چار دفعہ ڈیسک بجا کر whispering please کا لفظ استعمال کر لیا کریں تاکہ یہ خاموش ہو جائیں۔ ایک اور بات کہوں گی کہ کل ہم دونوں پارٹیوں نے مظاہرہ اکٹھا کرنا تھا۔ ہم دونوں پارٹیوں کو بڑا دکھ تھا، بڑا صدمہ ہوا یہاں تک کہ میں کالے کپڑے بھی پہن کر آئی تھی۔ میری بات سننے والی ہے۔ ہم عورتوں نے مردوں کے شانہ بشانہ چلنا ہے۔ ان مردوں نے پتا ہے کیا کیا کہ ہمیں یہاں سے اسمبلی میں ساتھ لے لیا، آگے خود ٹریکٹروں پر چڑھ گئے اور ہم پیچھے دوڑتی رہیں (نعرہ ہائے تحسین)

یہ سراسر زیادتی ہے اس لئے میں کہتی ہوں کہ عورتوں کو اسمبلی تک محدود رہنے دیں۔ یہ ٹرالیاں بھر بھر کر باہر چلے جائیں اور جب دھکے کی ضرورت ہو تو خود ہی اتر کر لگا لیں۔ شکریہ

پیر محمد اشرف رسول: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ نے ایک green book چھاپی تھی پچھلی کارروائی میں اس میں ہمارے ساتھ ایک بڑا ظلم ہو گیا کہ ہمارے شیخوپورہ کے آٹھ ایم۔پی۔ایز صاحبان کی سیٹیں ہیں۔ آپ نے وہ ننکانہ کو بھیج دی ہیں یا وہ misprint ہوا ہے تو اس کو ٹھیک کر لیں یا اگر کوئی ایگزیکٹو آرڈر ہے تو وہ بھی بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دیکھ لیں گے۔

ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ: جناب سپیکر! اچھی قومیں اپنے محسنوں کو کبھی فراموش نہیں کیا کرتیں۔ آج حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم ولادت ہے اور اس سلسلہ میں، میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہوں گی کہ حضرت فاطمہ الزہرہ کے دن ہم پاکستان کی خواتین mothers day منایا کریں۔

اس سلسلے میں، میں نے ایک قرارداد آپ کے دفتر جمع کروادی ہے اور میں امید رکھتی ہوں کہ آپ اس کو جلد پاس کروائیں گے۔ شکریہ

جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بلوچ: میں جناب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ماشاء اللہ یہ آپ کا پہلا بجٹ اجلاس تھا اور آپ نے جس محبت سے، خلوص سے اور رولز کے تحت چلایا ہے، آپ نے بہت خوش اسلوبی سے، پیار محبت سے ہاؤس کو چلایا ہے۔ میں پوری کابینہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور وزیر خزانہ کو خاص طور پر مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ ہاؤس میں پیش کیا ہے اور ماشاء اللہ اچھے طریقے سے پاس بھی ہو گیا ہے۔ میں اس خوشی کے موقع پر ایک پوائنٹ آف آرڈر پر یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ جو خطرناک آلہ اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے اور یہ جب آپ جاتے ہیں تو آپ کے ساتھ جاتا ہے، جب آتے ہیں تو آپ کے ساتھ آتا ہے ہمیں ایک تو اس کا نام بتادیں اور اس کا مقصد کیا ہے؟ اگر یہ آپ کے ساتھ نہ ہو تو کیا اس سے آپ کو ڈر لگتا ہے یا یہ ہاؤس کی حفاظت کے لئے ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو جو آپ نے کل بڑی فہم و فراست سے رولنگ دی اس پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا اور اس کے بعد جس تحمل، بردباری سے آپ نے بجٹ سیشن کو چلایا اور یہاں تک پہنچایا میں اس کے لئے بھی آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ کتاب مجھے کل ملی "سرکاری رپورٹ صوبائی اسمبلی پنجاب" ہم جب بھی بات کرتے ہیں اس ایوان کی تو مقدس ایوان کا نام لیتے ہیں، جب بات کرتے ہیں ممبران کے اس ایوان کی تو ہم معزز ممبران کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ایک لفظ استعمال کیا گیا ہے "نعرے بازی" نعرے بازی ہمیشہ ایک negative sense میں لی جاتی ہے، میرا خیال ہے کہ اس لفظ کی بجائے اگر نعرہ لگایا گیا کا لفظ add کر دیا جائے اور نعرے بازی کا ختم کر دیا جائے تاکہ کسی کو تنقید کا موقع نہ ملے۔ مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں رفیق!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا۔ چونکہ انہوں نے خاص طور پر ان معزز ممبران کو مخاطب کر کے شکریہ ادا کیا جنہوں نے بجٹ میں حصہ لیا۔ میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ جن لوگوں نے بجٹ میں حصہ نہیں لیا یا موقع نہیں ملا۔ ہم تو ایمان بالغیب پر ایمان لائے ہیں اور غیب پر ایمان لا کر ہم نے ووٹ دے دیا اور بجٹ پاس کر دیا۔ بے حد شکریہ۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ اگلے روز جب سپلیمنٹری بجٹ پر بجٹ ہو گی تو خصوصی طور پر مجھے بجٹ میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب طاہر احمد سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، طاہر سندھو!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ ہمیں تو یہ پتا تھا کہ ہمارے بھائی سپیکر ہیں تو وکلاء برادری کے ساتھ بہتر سلوک رکھا جائے گا۔ شاید وکلاء کے ساتھ آپ کو اچھا experience نہیں ہوا۔ کل بھی سارا دن ہم کہتے رہے۔ آپ نے وقت نہیں عنایت کیا اور نہ صرف مجھے بلکہ جو بھی ہمارے ہائی کورٹ کی وکلاء برادری ہے اگر کوئی ناراضگی ہے تو ہم معذرت خواہ ہیں۔ دوسرا میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے ہاؤس چلانا ہے ہر ایک کو ٹائم ایک جیسا دیا کریں۔ کوئی ایک گھنٹہ تقریر کر لیتا ہے اور دوسرے جس نے ضروری بات کرنی ہوتی ہے اس کو آپ دو منٹ بھی اجازت نہیں دیتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پرسوں کے اخبار میں تھا کہ جناب وزیر اعظم صدر مملکت جس کو ہم تو صدر نہیں مانتے۔۔۔

(اذان ظہر)

میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ وزیر اعظم سمری بھیج رہے ہیں کہ جن سات ہزار مجرموں کو death sentence ہوئی ہے، ان کی وہ commute کر دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کے حقوق کے ساتھ کھیلنے کے مترادف ہے۔ پہلے ہی سزا کی ratio ایک فیصد بھی نہیں ہے اور جن کو اگر

خدا خدا کر کے سزا ہو جاتی ہے جو اس وقت سات ہزار ہیں ان میں سے کچھ وہ ہیں جو one way or the other کسی نے review petition دائر کی ہوئی ہے اور آپ تو وکیل ہیں اور آپ بخوبی جانتے ہیں کہ review petition کا کوئی scope نہیں ہوتا یا کسی نے صدر کے پاس mercy petition دائر کی ہوئی ہے۔ one way or the other وہ case لٹکا کے رکھتے ہیں ultimately وہ اس طرح کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے ہی امن و امان کی صورتحال بڑی مخدوش ہے اور پھر جو قاتل اور ڈکیت ہیں ان کو پھر یہ سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی صورت میں بھی یہ قانون کے مطابق نہیں ہے۔ آرٹیکل 9 جو ہے life and liberty کا concept یہ ہے کہ وہ دونوں پارٹیوں کے لئے ہے، کوئی ایک پارٹی کے لئے نہیں ہے۔ اگر میں aggrieved ہوں تو میرا یہ حق ہے کہ مجھے انصاف ملے اور اگر کوئی بندہ کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ قاتل سزائے موت پائے تو اس طرح لوگوں کے حقوق سے کھیلنا، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم جو اپنی discretion exercise کر رہے ہیں وہ in according to the settle principle of Justice نہیں ہے اور میری آپ سے یہ استدعا ہے اور میں اس ہاؤس کی وساطت سے پنجاب گورنمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ وزیر اعظم کے ساتھ یہ مسئلہ take up کریں اور اس طرح جو قاتل اور ڈکیت ہیں، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ پرسوں کی بات ہے کہ میرے حلقے میں دو خواتین اور ایک بچہ ڈکیتوں نے murder کر دیا۔ اب ان تین pekoes کو سزائے موت ہوئی ہے تو کیا سمجھتے ہیں کہ وہ کل پھر باہر آ جائیں گے تو کیا ہوگا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعظم کی نیک خواہشات اپنی جگہ پر، جس طرح ماشاء اللہ پیپلز پارٹی نے blood کا سلسلہ شروع کیا تو یہ اچھی بات ہے۔ بیوہ اور یتیموں کے وظیفے لگائیں، اچھے اچھے کام کریں لیکن اس طرح، اس طریقے سے عوام کو خوش نہ کریں۔ یہ انتہائی زیادتی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں اور میرے سمیت پاکستانی عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس سے جرائم پیشہ عناصر کو encouragement ملے گی تو میں یہ انتہائی احترام سے گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ پنجاب حکومت وفاقی حکومت سے take up کرے اور اس طرح کی سمری جو بھجوا رہے ہیں اس کو review کیا جائے اور withheld کیا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: یہاں میرے معزز ساتھی نے ایک ایسی بات کی ہے کہ میں شاید وکیلوں کو اس ہاؤس میں ٹائم نہیں دیتا میں ان کو صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ مجھے lawyer community نے ہماری فیملی کو بے تحاشا عزت دی ہے۔ میرے والد بھی سیکرٹری لاہور ہائی کورٹ بار رہے، وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل رہے، پاکستان بار کونسل میں گئے تو lawyer community کی وجہ سے اور میں خود سیکرٹری لاہور ہائی کورٹ رہا اور آج مجھ سے چھوٹے بھائی جو ہیں وہ آپ بھائیوں کے ووٹ کی وجہ سے سیکرٹری لاہور ہائی کورٹ بار ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ جو ہمارے خاندان کو ایک منفرد اعزاز ملا ہے وہ lawyer community کی وجہ سے ملا ہے۔ میں سب کو ٹائم دیتا ہوں اور میرے خیال میں مجھے بار بار بات یہاں پر اس لئے کرنی پڑ رہی ہے کیونکہ ایک بہت اچھی اور positive change میں نے اس اسمبلی میں دیکھی ہے۔ پچھلی اسمبلی میں بھی ہم موجود تھے، یہاں پر ساتھی تیاری کر کے آتے ہیں اور تیاری کر کے بات کرنا چاہتے ہیں اور بھرپور حصہ لیتے ہیں اور باقاعدہ پورا پورا participate کرتے ہیں۔ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اسمبلی کے اندر ایک دن بھی بجٹ کے اوپر بحث کا بڑھایا۔ ہم نے sessions بھی double چلائے اور ابھی بھی میں جو معزز ممبران کو بات کرنے کا ٹائم دے رہا ہوں جس طرح میں نے آپ کو پہلے بتایا تھا کہ مطالبات زر جب پیش ہو رہے ہوں تو اور بات نہیں ہو سکتی لیکن محترم وزیر خزانہ کی تقریر کے بعد میں پھر آپ کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کے لئے وقت دے رہا ہوں تو اس Chair کی بھی کچھ مجبوریاں ہیں اور وہ یہ ہے کہ House کو ہم نے in order رکھنا ہے اور وقت پر ختم کرنا ہے تو ان چیزوں کو آپ سمجھتے ہوئے اور میری طرف سے جو کوشش کرتا ہوں اس کو آپ دیکھتے ہوئے آئندہ اس طرح کے خیالات کو اپنے ذہن سے دور رکھئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان نے death penalty کو commute کرنے کا جو اعلان کیا ہے اس پر وفاقی شرعی عدالت کا ایک فیصلہ آیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ legal aid کے بغیر اس کو معاف نہیں کیا جا سکتا لیکن ابھی مسئلہ یہ ہو گا کہ جو انٹرنیشنل covenant ہے اس پر پاکستانی گورنمنٹ آج سے نہیں بلکہ آج سے 30 سال سے پہلے signatory ہیں اور وہ نہ صرف commute کرنے بلکہ ہم اس کو abolish کرنے

کے signatory ہیں تو اس حالات میں میرے خیال میں یہ دیکھنا پڑے گا کیونکہ اس میں بڑی technicalities ہیں کہ کیا اس کو وہ جو وفاقی شرعی عدالت نے فیصلہ دیا، اس پر عمل کیا جائے تو پھر ہم نے جو covenant پر signature کئے ہیں اس کے حساب سے چلیں۔ شکریہ

محترمہ عارفہ خالد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عارفہ خالد پرویز صاحبہ!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ جہاں اور بہت سی قربانیوں کا ذکر ہوتا ہے ہمیں 1947 میں دی گئی قربانیوں کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمارا ملک انہی قربانیوں کے بعد بنا ہے اور یہ بالکل صحیح بات ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی قربانی ہماری پوری قوم کی ایک بہت بڑی قربانی ہے اور ہمیں اس کا پورا احساس ہے at the same time ہمیں ساری قربانیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ اسی طرح قومیں، زندہ قومیں بنتی ہیں جیسے 1947 کی قربانیاں ہیں اور بہت سے لوگوں کی قربانیاں ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ یہ جو ابھی بھائی سزائے موت کے بارے میں ذکر کر رہے تھے۔ اگر سزائے موت نہیں دینی تو کیا جیل میں کوئی نفسیاتی سیل بنیں گے جہاں پر ان مریضوں کا، sick minded لوگوں کا علاج کیا جائے گا تاکہ وہ معاشرے میں دوبارہ رہنے کے قابل ہو سکیں۔ شکریہ

محترمہ آمنہ بٹر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ آمنہ بٹر صاحبہ!

محترمہ آمنہ بٹر: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے یقین نہیں آ رہا کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا کیونکہ میں کل بھی کئی دفعہ کھڑی ہوئی تھی اور آج بھی کھڑی ہوئی اور بالآخر اب میری باری آئی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ:

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری بات

جناب سپیکر! آپ کو بہت مبارک ہو کہ آپ نے یہ سیشن بہت اچھے طریقے سے conclude کیا ہے اور وزیر خزانہ کو مبارک ہو کہ یہ عوام دوست بجٹ accept ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ خواتین کو بھی ٹائم دیا جائے۔ ہم اکثریت کو represent کرتے ہیں 52 percent of the population اور اکثر خواتین کھڑی رہ جاتی ہیں اور مرد حضرات کو ٹائم دیا جاتا ہے اور اس

کے علاوہ نئے لوگوں کو بھی ٹائم دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ آپ جن چہروں کو پہچانتے ہیں آپ ان کو زیادہ ٹائم دیتے ہیں مگر ہم مسکین بھی ادھر کھڑے ہوتے ہیں، ہمیں بھی تھوڑا سا ٹائم دیا کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سکینہ شاہین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ سکینہ شاہین!

محترمہ سکینہ شاہین: Thank you very much، آپ نے آخر اتنے 5/6 دن کے لمبے صبر کے بعد مجھے بھی ٹائم دیا۔ میں اپنے علاقے کا ایک انتہائی سنگین مسئلہ جو بجٹ تقریر میں کرنا چاہتی تھی وہ تو کسی وجہ سے آپ کی مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ٹائم نہ ملا اور میں نہیں کر سکی لیکن وہ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف سے یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ پی پی۔137 اور پی پی۔138 دونوں لاہور کے اندر شمار ہوتے ہیں اور لاہور کے اندر شمار ہونے والے علاقے لوگوں کو راوی پار آنے اور جانے کا ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے جو کہ غریب عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے۔ براہ مہربانی آپ میرے علاقے کے M.P.As سے بھی favour لے لیں اور متعلقہ علاقہ جو لاہور میں شامل ہوتا ہے اس کو toll tax معاف ہونا چاہئے اور free pass issue ہونے چاہییں۔ بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے وقت دیا اس کا میں دوبارہ شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترم آصف منظور موہل!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ اور آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بڑے احسن طریقے سے اس بجٹ کو پیش کیا اور اراکین اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے دلچسپی لیتے ہوئے اس کو pass کیا۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ آپ ہمیں بحث کے دوران وقت نہیں دے سکے تھے کیونکہ آپ کی بھی مجبوری تھی اور تقاریر کرنے والے دوست زیادہ تھے۔ میں صرف اتنی بات آپ کے گوش گزار کردوں کہ جس problem کی وجہ سے میں آئندہ supplementary budget کے لئے اجازت مانگتا ہوں وہ یہ ہے کہ میرا ضلع بہاولنگر اس وقت خسارے میں جا رہا ہے اور 36 کروڑ روپے کی وجہ سے میرا ضلع بلاک ہو چکا یعنی جب تک پنجاب حکومت ہمیں 36 کروڑ روپے نہیں دے گی ہمارا ضلع نہیں چلے گا۔ اس میں جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں

وہ میں supplementary budget میں آپ کی اجازت سے اس مقدس ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری علی اصغر منڈا!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بجٹ کے pass ہونے کے اس موقع پر میں قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس ہاؤس کو بہتر طریقے سے چلانے پر اور budget session بہتر انداز میں conclude کرنے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اس موقع پر ایک گزارش کروں گا کہ کلر کہار کو تو تحصیل کا درجہ دے دیا گیا اور وہاں تحصیل complex بنانے کے لئے رقم رکھ دی گئی لیکن افسوس کہ گزشتہ تین سال سے میرے حلقہ میں شرقپور شریف city کو تحصیل کا درجہ دے کر تحصیل کا کام تو شروع کروا دیا تھا لیکن وہاں کوئی building نہیں ، تحصیل complex نہیں۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ A.D.P کو مکمل کرتے ہوئے تحصیل complex کا قیام عمل میں لایا جائے۔

دوسری گزارش یہ ہے جیسا کہ آج کل اخبارات میں آرہا ہے کہ قتل کی سزا کم کرکے عمر قید میں تبدیل کیا جارہا ہے میری تجویز یہ ہے کہ ایسا بل parliament سے pass ہونا چاہئے اور یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ 1989 گل محمد کیس میں فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ جس میں crystal clear ہے کہ صرف اور صرف متوفی شخص یعنی جو مقتول ہوگا اس کے صرف قانونی ورثا معاف کرسکتے ہیں اور 1989 کے گل محمد کیس کے فیصلے میں purely قرآن وحدیث کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ کسی صدر، وزیر اعظم، خلیفہ اور شہنشاہ کو کسی کا قتل معاف کرنے کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے یہ صرف ولی کو حاصل ہے جو کہ متوفی کا قانونی وارث ہے۔ یہ بہت احساس معاملہ ہے اور یہ حدود اللہ بھی ہے اور حدود اللہ میں تبدیلی کرنے سے پہلے ہمیں اچھی طرح سوچ سمجھ کر دخل اندازی کرنی چاہئے کیونکہ اگر ہم حدود اللہ میں تبدیل کریں گے تو یہاں معاشرے میں انارکی اور انتشار پھیلے گا ہم نے آخرت میں اپنے رب العزت کو بھی جواب دینا ہے اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی ترمیم کی جائے یا کم از کم قرآن وحدیث کی روشنی میں parliament کے ذریعے ایسی کوئی ترمیم کی جائے اس لئے اس سے محتاط رہا جائے، شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک بلال!

ملک بلال احمد کھر: جناب سپیکر!میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ، صوبائی وزیر خزانہ اور ان کی پوری کابینہ کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے پنجاب کے عوام کے لئے ایک متوازن بجٹ پیش کیاانشاء اللہ اس سے پنجاب کے عوام کے مسائل حل ہوں گے۔ ضلع مظفر گڑھ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب کا ایک پسماندہ ضلع ہے وہاں سے کسی بھی رکن کو اس بجٹ میں بحث کرنے کا موقع نہیں ملا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ supplementary budget میں ضلع مظفر گڑھ کے ایم۔پی۔ایز کو تھوڑا ساوقت دیا جائے۔

دوسری میری یہ گزارش ہے کہ مظفر گڑھ میں پیپلز پارٹی کا ضلع ناظم ہونے کی وجہ سے تقریباً تین سال سے کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوئے اور سابق وزیر اعلیٰ نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے تمام فنڈز منجمد کر دیئے تھے۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ مظفر گڑھ کا تقریباً 4۔ارب روپے بجٹ جو منجمد ہوا ہے اسے بھی مظفر گڑھ کی عوام کی ترقی کے لئے خرچ کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر!میری آپ سے گزارش ہے کہ جب budget session شروع ہوتا ہے تو اس میں پنجاب اسمبلی کے ملازمین جو یہاں پر پنجاب کے عوام کی خدمت کے لئے دن رات کام کرتے ہیں وزیر اعلیٰ ان کے لئے ایک ماہ کی تنخواہ کا اعلان کرتے ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس کا بھی اعلان کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر خزانہ already یہ اعلان کر چکے ہیں۔جی، رانا تنویر ناصر!

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ وہ ممبران جو general discussion میں محروم ہو گئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ذمہ دار آپ کا رویہ ہے کہ آپ نے کسی ایم۔پی۔اے کو 30 منٹ دیئے اور کسی کی 7 منٹ بعد گھنٹی بجادی گئی اور کئی کو آپ نے بار بار سنا۔یہ وہ discriminated رویہ ہے جس کی میں مذمت کرتا ہوں اور مجھے کرنی چاہئے۔ کیا آپ ایم۔پی۔ایز کو اپنے حلقہ کی بابت بات کرنے کے لئے preference دیں گے یا آپ کا رویہ یہی رہے گا؟ایک شعر آپ کی نظر ہے۔

آپ خود ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب سعید اکبر نوانی!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! rules and procedure کے تحت اور سپیکر کی Chair کی respect کے تحت کبھی بھی سپیکر کے conduct کو زیر بحث نہیں لایا جاسکتا۔ یہ rules ہمیں permit نہیں کرتے۔ بے شک اگر مجھے کوئی اعتراض ہے تو جب آپ اپنے چیمبر میں ہوں تو میں آپ کے ساتھ discuss کر سکتا ہوں اور آپ کو اپنی بات پہنچا سکتا ہوں لیکن یہ rules and procedure پڑھیں اس میں اتنے strict rules ہیں کہ سپیکر کے conduct کو زیر بحث قطعاً نہیں لایا جاسکتا، چاہے میں اس سے کتنا ہی hurt ہو رہا ہوں۔ یہ rules and procedure اسی ہاؤس اور ہاؤس کی committee نے بنائے ہیں۔ اگر ہم اپنے ہی بنے ہوئے rules پر عمل نہیں کریں گے اور Chair کی respect کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے تو یہ پورا نظام اور ہاؤس نہیں چل سکتا۔ ہم تمام دوستوں کو اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں سزائے موت کی بات ہوئی ہے۔ سزائے موت ختم کرکے انہیں relief دیا گیا بلکہ ان کی قید اور سزا کو convert کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اکثر سزائے موت شرعی قانون کے تحت نہیں ہے جو اس وقت کا قانون چل رہا ہے اس کے مطابق ہے اس لئے اس کو اگر ہم حدود اللہ میں لے جائیں گے تو یہ ایک بہت بڑی بحث بن جائے گی۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہمارے پاس جو اس وقت قانون لاگو ہے اس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ اس کو کس قانون کے تحت سزائے موت دی گئی ہے، اس پر پھر بحث ہو سکتی ہے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب طاہر سندھو!

جناب طاہر احمد سندھو: میں explain کرتا ہوں کہ law کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! میری بات سنیں۔ یہ cross talk نہیں ہونی چاہئے۔ جس طرح ایک پوائنٹ آف آرڈر کیا گیا ہے تو اس کا جواب کوئی معزز رکن دینے کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ آپ ماشاءاللہ سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگ ہیں، آپ اگر اس کو follow کریں تو اس میں ہاؤس کا بھی فائدہ ہے اور اگر آپ کو کسی چیز پر اعتراض ہے تو اس پر rules کو follow کریں اور لے کر آئیں۔

جناب طاہر احمد سندھو: میں یہ عرض کرنے کے لئے ہی کھڑا تھا تاکہ ہاؤس کا نقطہ نظر clear ہو جائے کہ legal issue کیا ہے، قانون اس میں کیا ہے تاکہ ہاؤس اس میں اپنا فیصلہ دے آپ اس میں رولنگ دیں اس لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ بیٹھیں۔ جی، آپ فرمائیں!

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے مجھ کو بار بار ایک بات کہتے ہوئے بہت محسوس ہوتا ہے کہ جب سپیکر کسی ممبر کو floor دے دیتا ہے تو باقی ممبران سے گزارش ہے کہ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ ہاؤس کو ضابطے کے مطابق چلائیں۔ اب وہ کھڑے ہیں اور ان کو میں نے floor دیا ہے۔ ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب طارق محمود باجوہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں میاں محمد شہباز شریف اور جناب تنویر اشرف کائرہ کو عوامی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کو بھی ہاؤس کو احسن طریقے سے چلانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ میرے بھائی دو منسٹروں کی سفارش کے باوجود بھی مجھے آپ نے بجٹ کی بحث پر ٹائم نہیں دیا۔ میں آپ کا پھر بھی مشکور ہوں، آپ ہمارے بھائی ہیں۔ ہم نے نو سال آپ کے ساتھ دھکے کھائے ہیں، کوئی نئے شامل نہیں ہوئے۔ ہمارا بھی خیال رکھا کریں۔ آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں، بڑے احترام کے ساتھ عرض کروں گا کہ ہم آپ کے ساتھ جھگڑا تو نہیں کر سکتے اور اگر کریں گے بھی تو پھر بھی ہمیں اسی تنخواہ میں کام کرنا پڑے گا۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آصف محمود!

رانا آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کو بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے بجٹ اجلاس انتہائی احسن طریقے سے conduct کیا لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ اجلاس کی بحث میں ضلع سیالکوٹ کا کوئی بھی مرد ایم۔پی۔اے حصہ نہیں لے سکا۔ آپ نے ایک دو خواتین کو وقت دیا لیکن اس سے سیالکوٹ کا ضلع مکمل طور پر نظر انداز ہوا ہے۔ میری اب آپ سے گزارش ہے کہ ضمنی

بجٹ میں آپ اس کا خیال کریں اور جو list آپ کے پاس ہے اس میں سے جو نام رہ گئے تھے اگر اس list کو attendance register کے پاس آویزاں کر دیا جائے تو یہ ایک شفاف عمل نظر آئے گا اور جو لوگ پرچی وغیرہ کا شک کرتے ہیں، اس سے ہمیں بھی پتا ہو گا کہ ہمارا نام آج آنا ہے بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شمسہ گوہر صاحبہ!

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: sorry، میں نے پہلے منسٹر صاحب سے کہا تھا، ٹھیک ہے، پہلے آپ بات کر لیں۔

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میں نے تو صرف ایک نکتے کی وضاحت کرنی ہے کہ جو یہ سزائے موت کے متعلق ہے اس میں صرف ابھی ان کی تجویز ایوان صدر میں گئی ہے گو کہ وہ ایک غیر آئینی صدر بھی ہیں لیکن غیر آئینی صدر نے ہی غیر آئینی کام کرنا ہے ایک تو یہ بات ہے۔ دوسرا آپ کو اس بجٹ کے لئے مبارکباد دیتا ہوں ورنہ تمام اخراجات گورنر کو ملنے تھے اگر موجودہ گورنر اس Chair پر ہوتے تو شاید ایک منٹ میں یہ فیصلہ ہو جاتا۔ تیسری بات ہے کہ اگر کوئی بزنس نہیں ہے تو پھر اجلاس کو postpone کر دیا جائے اور اگر کوئی بزنس ہے تو اس کی وضاحت کی جائے تاکہ اجلاس جاری رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت مہربانی۔ جی، آپ فرمائیں!

ایک آواز: ہمیں بھی ٹائم دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں ممبران کو ہی ٹائم دے رہا ہوں، کسی باہر والے کو تو ٹائم نہیں دے رہا۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ممبران کو ہی ٹائم دے رہا ہوں۔ پلیز! بیٹھیں۔ میں ان کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بجٹ کی بحث کے لئے 20۔ جون کی تاریخ ہمیں دی گئی تھی تو ہم تیاری کر کے آئے تھے مگر اس بجٹ بحث میں ہمیں ٹائم نہیں ملا۔ میں پہلی دفعہ اسمبلی میں پہنچا ہوں۔ کچھ ہمارے بھی جذبات ہیں، جن سے ہم نے ووٹ لئے ہیں وہ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں کہ اپنے شہر اور اپنے حلقہ کی جو محرومیاں ہیں ہم نے اس معزز ایوان میں وہ حل کروانی ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ایسے ممبر جو بار بار آپ کے کام میں

رکاوٹ نہیں ڈالتے، ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر کہتے ہیں، آپ خود ہی محسوس کر لیا کریں۔ میں نے سوموار کے دن آپ کو ایک چٹ بھیجی تھی کیونکہ ٹائم نماز مغرب کا ہو چکا تھا، میں نے request کی تھی کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے کیونکہ میں سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتا ہوں تو آپ مجھے ٹائم دے دیں تاکہ میں وقت پر اپنے گھر E.M.E جا کر روزہ کھول سکوں تو آپ میری چٹ دیکھ کر مسکرائے۔ مجھے بہت افسوس ہوا کہ میں نے کوئی لطیفہ تو نہیں لکھا تھا، میں نے اپنے حلقے کی بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری ایک گزارش آپ سے اور بھی ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نئے ممبر یہاں پر آئے ہیں، ہمیں بھی ہاؤس کی کارروائی میں شامل کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ یہاں پر آنے کی جب کسی کو عزت دیتا ہے تو اس میں کچھ خاص اہلیت بھی ہوتی ہے۔ یہ الیکشن پیپلز پارٹی ان حالات میں جیت کر یہاں پر اب پہنچی ہے تو آپ جب اس معزز ایوان میں نئے آنے والے ممبران کو اپنی کارروائی میں شامل کریں گے تو ایک تو ہماری حوصلہ افزائی ہو گی اور ایک اس ایوان میں ہمیں بولنے کا موقع ملے گا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی۔

جناب ذوالفقار علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! شکر ہے کہ آج جنوبی پنجاب کے اس ضلع بہاولپور سے میں تعلق رکھتا ہوں کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔ بہاولپور وہ ضلع ہے کہ جس کی ایک تاریخی حیثیت ہے، وہ پاکستان میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور جو سرحدوں کو آپس میں ملاتا ہے تو چونکہ ہم نے اپنے ضلع کی نمائندگی کرنی تھی اور اپنے ضلع کے مسائل کے بارے میں آپ کو آگاہی کرانی تھی لیکن تین دن سے ہمیں ٹائم نہیں ملا لہذا میں جناب قائد محترم میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ کو ایک خوبصورت جس میں لفظوں کا کوئی ہیر پھیر نہیں، آسان بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے بھی یہ توقع کرتا ہوں کہ آئندہ جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ نئے آنے والے دوستوں کو، نئے ممبران کو جو اپنے علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں وہ کم از کم نام سے پہچانیں، علاقے سے پہچانیں اور ان کو بھرپور موقع دیں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ سیشن کو چلانے پر آپ کو بھی بہت زیادہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انشاء اللہ جناب وزیر خزانہ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ بہاولپور شہر کے جو مسائل ہیں ان سے ہم کو آگاہ کریں گے اس کے لئے بھی کوئی مخصوص بجٹ رکھا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ نجمی سلیم!

محترمہ نجمی سلیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا لیکن میں سب سے پہلے تو اپنا protest ریکارڈ کراؤں گی کہ اس پورے بجٹ سیشن میں آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع نہیں دیا باوجود اس کے کہ بہت ساری پرچیاں بھی بھیجی گئیں۔ میری پرچی کے ساتھ جو دوسری ladies کے نام آئے تھے آپ ان کا نام بول دیتے تھے لیکن میرا نام پتا نہیں کیا وجہ تھی اور کیا قباحت تھی کہ جس کی وجہ سے آپ میرا نام نہیں لیتے رہے بہر حال آپ کو پھر بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آپ نے اس پورے سیشن کو بہت اچھے طریقے سے چلایا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ کی خاص طور پر ممنون ہوں کہ جنہوں نے minorities کے لئے hundred million جو last time بجٹ تھا منظور ہوا، اس کو ڈبل کر کے انہوں نے two hundred million بجٹ minorities کے لئے رکھا ہے اس کے لئے میں ان کی خاص طور پر مشکور اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں اپنی جو ladies بہنیں ہیں ان میں سے نرگس فیض ملک صاحبہ اور فوزیہ بہرام صاحبہ جنہوں نے minorities کا بجٹ نہ ہونے پر آواز اٹھائی، اس کے لئے میں ان کی بھی شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر! آخر میں اس تمام بجٹ سیشن پر میں آپ سب کو مبارکباد بھی پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے بہت اچھے طریقے سے اس سارے سیشن کو چلایا اور اس کو conclusion پر لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی request کروں گی کہ minorities کو آپ لازمی طور پر ٹائم دیا کریں کیونکہ وہ بھی پاکستان کا ایک حصہ ہیں، بہت شکریہ

محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آمنہ کی طرح آج میں بھی حیران ہوں کہ آپ نے مجھے بھی ٹائم دیا ورنہ میں تین چار دن تو مسلسل انتظار ہی کرتی رہی۔ میں نے وزیر خزانہ سے ایک استدعا کرنی تھی کہ پچھلے بجٹ میں اساتذہ کے لئے ایک mobility allowance announce کیا گیا تھا لیکن ان کو نہیں ملا۔

MR. ACTING SPEAKER: Please, silence in the House.

محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی: جناب سپیکر! دیہی اساتذہ کے لئے ایک mobility allowance announce کیا گیا تھا لیکن ان کو ملا نہیں اور اس کے علاوہ conveyance allowance کا بھی اعلان کیا گیا تھا لیکن ضلع راولپنڈی کے اساتذہ کو نہیں ملا۔ مہربانی فرما کر وزیر خزانہ اسے دیکھ لیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب اعجاز خان!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اس بجٹ اجلاس کو جس بہترین طریقے سے conduct کیا ہے اس پر آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جناب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ بھی خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

Although despite of giving my chit for number of the times, I was not given opportunity to comment on budget.

اس کے باوجود میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ایوان میں آج ایک انتہائی اہم issue put up کیا گیا ہے کہ وفاقی حکومت صدر کو ایک سمری بھجوا چکی ہے جس میں اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وفاقی حکومت یہ چاہتی ہے کہ سزا یافتہ افراد کی death sentence کو life imprisonment میں بدل دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم کا جو vision ہے اور انھوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی جمہوری خدمات کے صلے میں جو steps لئے ہیں جن میں راولپنڈی ائرپورٹ کو بے نظیر ائرپورٹ قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے جنرل ہسپتال کو بے نظیر ہسپتال کا نام دے دیا گیا۔ مری روڈ کو بے نظیر بھٹو روڈ کا نام دے دیا گیا ہے اسی کڑی میں محترمہ بے نظیر کا جو ناحق خون بہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر انھوں نے باقی لوگوں کو جنہیں سزائے موت دی گئی ہے شاید ان کی یہ سزائیں معاف کر کے اس کی compensation کی کوشش کی ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے ساری زندگی مظلوم کی سیاست کی ہے اور ان کے حقوق کی بات کی ہے۔ اس سارے معاملے میں پیپلز پارٹی ایک مظلوم مقتول پارٹی ہے اور قاتل پارٹی مظلوم نہیں ہے۔ اس لئے قاتلوں کی جو competent court of law نے punishment award کی ہے اور جسے appelant Courts نے confirm کیا ہے وہ لوگ جو اب سزائے موت کی execution کے انتظار میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس stage پر اس فیصلے سے ہزاروں مقتولین کے خاندانوں پر جو گزری ہے اسے مدنظر رکھنا ہوگا۔

جناب سپیکر! ابھی ریونیو منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ غیر آئینی صدر کے پاس غیر آئینی فیصلہ پہنچ گیا ہے۔ میں ان کے خیالات سے اتفاق کرتا ہوں۔ definitely وفاقی حکومت کا یہ ایک غیر آئینی مطالبہ ہے۔ میں بڑے ادب واحترام سے وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں اور انشاء اللہ ہم بہت جلد اس پر پنجاب اسمبلی میں ایک قرار داد بھی لائیں گے، اس پر ہاؤس کی رائے بھی سامنے آنی چاہئے تاکہ صدر جو غیر آئینی ہیں جن کے خلاف ساری جمہوری قوتیں بھرپور مزاحمت کر رہی ہیں ہم ان تک بھی یہ پیغام پہنچائیں گے کہ پنجاب اسمبلی اور پورا پنجاب اس بات کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میں ایوان میں ایک خبر سنانا چاہتا تھا کہ لاہور ہائی کورٹ نے جو میرے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف فیصلہ دیا تھا جس پر پوری قوم نے احتجاج کیا تھا آج سپریم کورٹ آف پاکستان نے اس حلقے میں کل کا الیکشن روک دیا ہے اور فریقین کو نوٹس بھی جاری ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آخر فتح انصاف اور حق کی ہوتی ہے۔ جس طرح ہم اس کے لئے fight کر رہے ہیں، جس طرح میرے قائد میاں محمد نواز شریف اپنے stand پر قائم ہیں، آپ دیکھیں کہ 12-اکتوبر 1999 کو جہاں سے ڈکٹیٹر نے تعمیر و ترقی کا عمل روکا تھا انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں تعمیر و ترقی کا عمل وہیں سے شروع ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس مسئلے کو بڑا seriously take up کیا اور پیپلز پارٹی کی پوری leadership نے اس مسئلے کو سوچا کہ یہ ایک important اور sensitive مسئلہ ہے اور انھوں نے اس پر اتنا stand لیا ہے۔ قائد محترم نے تو کہا تھا کہ ہم سپریم کورٹ کو مانتے ہیں اور نہ ہی اپیل کریں گے لیکن وفاقی حکومت نے وزیر اعظم کے ایماء پر سپریم کورٹ میں اپیل کی ہے جس پر یہ فیصلہ آیا لہذا میں اسے appreciate کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شمسہ گوہر صاحبہ!

محترمہ شمسہ گوہر: شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت important issue پر دلانا چاہتی ہوں جیسا کہ death sentence اور حدود اللہ کی بات ہو رہی ہے آپ نے اس دن بھی کہا تھا کہ جو ممبران یہاں پر آئیں وہ پوری تیاری کے ساتھ آئیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت sensitive topic ہے، اس دن میری بہن عظمیٰ بخاری نے بھی اس پر بات کی جس وجہ سے میں تین دن سے perplexing situation میں ہوں۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں حدود کے کیس نہیں ہوتے بلکہ یہاں penal code چلتا ہے۔چونکہ حدود کیسوں میں تزکیۃ الشہود ہوتا ہے اور اس میں گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور کون ہے جس نے آج گناہ کبیرہ نہیں کیا؟ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں اور اس بات کو fully condemn کرتی ہوں کہ حدود کیس پاکستان میں ہوتے ہیں and I was in shock کہ یہاں پر میری lawyer community بھی بیٹھی ہوئی تھی جنھوں نے اس پر کوئی react نہیں کیا اور تزکیۃ الشہود گناہ کبیرہ ہے۔ تزکیہ الشہود ایک essential element ہے and everybody knows جو law knowing ہیں اور جو حدود کو جانتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کیا ہوتا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ محترمہ اپنے الفاظ واپس لیں اور میں اس پر condemn کرتی ہوں کہ every person گناہ کبیرہ commit نہیں کرتا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سب سے پہلے اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گی کہ خواتین نے بہت کم بات کرنا ہوتی ہے اگر خواتین کو ٹائم مل جائے تو یہ زیادہ شور نہ کیا کریں۔ ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شمیلہ اسلم صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب والا! میں نے ابھی بات کرنی ہے۔ میں نے تو صرف شکریہ ادا کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کو اس ہاؤس کو منظم طریقے سے چلانے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے ساتھ ہی وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کائرہ کو ان مشکل ترین حالات میں اتنا خوبصورت بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے قائد محترم میاں محمد شہباز شریف کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور میں امید رکھتی

ہوں کہ جب حکومت اپنے قدم جما چکی ہو گی تو اگلے سال ہم اس سے بھی زیادہ اور اس سے بھی اچھا بجٹ پیش کریں گے۔ابھی ہمارے وزیر صاحب نے فیصلے کے متعلق جو خوشخبری سنائی ہے میں اس کے لئے ایک شعر عرض کروں گی۔

وہ شمع کیا بجھے گی جسے روشن خدا کرے
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شملیہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شملیہ اسلم: جناب سپیکر! کبھی کبھی میری بھی باری آ جاتی ہے اس کے لئے شکریہ ادا کرتی ہوں۔سب سے پہلے احسن طریقے سے ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں آپ کو، وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔میں جو بات یہاں کہنے کے لئے کھڑی ہوئی ہوں وہ یہ ہے کہ بجٹ پر دو تین دن بحث ہوتی رہی مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک ہی ضلع کے کئی ایم۔پی۔اے صاحبان اپنے علاقے کے مسائل بیان کرتے رہے۔میرا ضلع وہاڑی اس چیز سے محروم رہ گیا۔مجھ سے تجاویز لی گئیں اور نہ ہی میں اپنے ضلع کی نمائندگی کر پائی۔کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ہر ضلع سے ایک ایم۔پی۔اے کو نمائندگی کے لئے بولنے کا اختیار دیا جاتا کہ وہ اپنے ضلع کے مسائل اور تجاویز یہاں پر بیان کرتا۔میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اب جو ضمنی بجٹ آئے kindly آپ پہلے حسب وعدہ ان لوگوں کو بولنے کا موقع دیں جن کی آپ نے حق تلفی کی ہے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر خزانہ کو ایک tax free بجٹ پیش کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتی ہوں۔ہم دونوں اپوزیشن میں تھے۔یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جس اچھے طریقے سے آپ نے اس ایوان کو چلایا ہے اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔میں یہ بات کہوں گی کہ کبھی کبھی ہم بہت جلدی میں بہت سی چیزوں کے فیصلے کر دیتے ہیں جیسا کہ کل اس طرف سے میرے بہت سارے بھائیوں نے مختلف انداز سے اپنے اتحادی ساتھیوں کے اوپر تنقید کی تھی لیکن آپ نے دیکھا کہ آج ہمارے ہی وزیر اعظم نے جس طریقے سے اس case کو plead کیا وہ قابل تحسین ہے۔آج جو سپریم کورٹ سے فیصلہ آیا ہے یقینی بات ہے کہ اس کے لئے سید یوسف رضا گیلانی نے ہی stand لیا ہے، تب ہی یہ فیصلہ آیا ہے۔ہمیں یہ بات ہمیشہ مد نظر رکھنی

چاہیئے کہ ہم آپس میں اتحادی ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے اس اتحاد میں رخنہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔اگر ہم اپوزیشن میں پانچ سال اکٹھے چل سکتے ہیں جبکہ اس وقت بے شمار مسائل ہمارے سامنے تھے۔اس وقت تو ہم دونوں حکومت میں ہیں اس لئے ہم میں تھوڑا ساضبط اور صبر ہونا چاہیئے تاکہ کوئی غلط فیصلہ نہ ہونے پائے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ (ن) لیگ کو کوئی نقصان پہنچے اور نہ ہی ہمارے قائدین کے دلوں میں کوئی ایسی بات ہے۔اگر کوئی تھوڑی سی بات پیدا ہوئی ہے تو وہ ہم ورکروں کی وجہ سے ہے۔ میری قائد نے میاں محمد نواز شریف کو ہمیشہ welcome کہا،ان کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ ہم سب بھی اسی پر قائم ہیں کیونکہ میری قائد ہمیشہ بہتر فیصلے کرتی تھیں اور بہتر سوچ رکھتی تھیں۔اس کے ساتھ ہی میں اجازت چاہوں گی۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر!میں میاں محمد شہباز شریف اور جناب تنویر اشرف کائرہ کو ایک ideal بجٹ پیش کرنے اور منظور کرانے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے بہت ہی اچھے طریقے سے،ایک competent Speaker کے طور پر ہاؤس کو چلایا ہے۔ جتنے احسن طریقے سے آپ نے ہاؤس کو چلایا ہے میں دعا کرتی ہوں کہ آپ ہی permanently رہیں تو اچھی بات ہے۔ ہائی کورٹ کی جانب سے میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو فیصلہ آیا، جو زیادتی ہوئی اس پر بات کرنے کے لئے میں نے کل بھی کوشش کی کہ آپ مجھے وقت دیں تاکہ میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے behalf پر اپنے جذبات کا اظہار کر سکوں۔ ہاؤس سے باہر مسلم لیگ (ن) کے ساتھ جو اظہار یکجہتی ہو سکا وہ ہم نے کیا۔ چونکہ وہ ہمارے coalition partner ہیں اگر ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی ہوگی تو ہم سمجھیں گے کہ یہ زیادتی پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ ہوئی ہے کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور دوسرے coalition partners اس وقت ایک ہی ہیں اور ہمیں یہ impression دینا چاہیئے کہ ہمارے درمیان کوئی ایسی دراڑ نہیں ہے اور کوئی سازشی ٹولہ ہمیں الگ نہیں کر سکتا۔ ہمیں اپنے اتحاد و اتفاق سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم ایک ہی ہیں۔ بے شک ہمیں اظہار رائے کا حق ہے۔ کل باہر ایک دو باتیں ایسی ہوئی ہیں جن کو ہم آپ کے پاس آکر سپیکر چیمبر میں discuss کریں گے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ وہ باتیں عام public میں آئیں اور وہ یہ impression لیں کہ شاید پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے کوئی تنازعات کھڑے ہو گئے

ہیں۔ ہم ایک ہی ہیں اور انشاء اللہ اپنی coalition government کو کامیاب کریں گے اور ہر طرح کی تنقید کو بڑے حوصلے اور ہمت سے برداشت کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری جاوید احمد!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جن کی سربراہی میں یہ ہماری coalition government چل رہی ہے۔ انھوں نے coalition کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک نہایت خوبصورت بجٹ نہ صرف اس ایوان میں پیش کیا بلکہ پنجاب کے غریب عوام کے مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں اپنی ترجیحات بھی بتائیں۔ میں یہاں پر جناب تنویر اشرف کائرہ اور پنجاب کی کابینہ کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ کام کیا۔ ساتھ ہی ساتھ یہاں پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے نہایت ہی اچھے انداز سے، پیار محبت کے ساتھ اس ہاؤس کو چلایا۔ نہ صرف قواعد وضوابط کی پابندی کی بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر ممبر کو وقت دیا۔ اس پر میں آپ کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کروں وہ کم ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی یہ نئی روایات اور کل کی رولنگ ہماری پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ امید ہے کہ ہم یہاں پر اور بھی اچھی اچھی روایات قائم کریں گے تاکہ پنجاب کے عوام کی صحیح معنوں میں خدمت ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک دو تجاویز بھی دینی چاہتا ہوں۔ بجٹ سیشن میں جس طرح محبت اور شفقت سے اس مرتبہ آپ نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے چار کی بجائے ایک دن بڑھا دیا تھا امید کرتا ہوں کہ اسی طرح آئندہ بجٹ میں مزید دن بڑھائے جائیں گے۔ دوسرا خواتین کے لئے ایک دن مخصوص کر دیا جائے تاکہ وہ بجٹ پر تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ اسی طرح ہر اجلاس میں ہفتے میں کم از کم ایک دن خواتین کے لئے ladies hour کے نام سے کچھ وقت مخصوص کیا جائے تاکہ یہ اپنے دل کی باتیں کھل کر یہاں پر کہہ سکیں اور انھیں یہ شکوہ نہ ہو کہ ہماری یہاں پر کوئی بات نہیں سنتا۔ ہم تو ڈرتے رہتے ہیں کہ جب خواتین بات شروع کر لیتی ہیں تو وہ ختم ہی نہیں کرتیں۔ میں آخر میں پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے ان ساتھیوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جنھوں نے بلاوجہ اور ناجائز طور پر آپ پر تنقید کی ہے۔ یہ آپ کی Chair کی عزت کا تقاضا ہے کہ ہمیں respect کرنی چاہئے۔ ایسا قطعاً کوئی لفظ ہمیں استعمال نہیں کرنا چاہئے جو کہ اس Chair

کے لئے شرمندگی کا باعث ہو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ معزز ساتھی، معزز ممبران اس بات کاآئندہ خیال رکھیں گے۔بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آج یہاں پر maximum معزز ممبران کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ہمارے محترم احمد خان بلوچ صاحب نے میرے دائیں ہاتھ پر جو چیز پڑی ہے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔اردو میں اس کا نام "گرز" ہے اور انگلش میں اس کو "mace" کہتے ہیں۔اس کی باقاعدہ ایک history ہے۔میرا خیال ہے کہ وہ ماشاءاللہ خود بڑے senior member ہیں اور شروع سے چلے آرہے ہیں۔انہوں نے صرف ہاؤس کی information کے لئے یہ سوال کیا تھا تاکہ تمام ہاؤس کے علم میں آسکے کہ یہ کیا چیز ہے؟یہ ایک symbolism ہے اور یہ سپیکر کے ساتھ چلتی ہے۔یہ ہم نے House of Common سے لیا ہے۔یہ ایک عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جب سپیکر چلتا ہے تو اس کے آگے یہ چلتا ہے۔اس کی history بہت لمبی ہے وہ میں انشاءاللہ تعالیٰ ممبران کو provide کردوں گا۔وہ لائبریری میں باقاعدہ جاکر اس کی history دیکھ سکتے ہیں، پڑھ سکتے ہیں۔ چونکہ تمام مطالبات زر پر ووٹنگ مکمل ہو گئی ہے اس لئے اب اجلاس مورخہ 26۔جون 2008 صبح 00-10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔اس روز درج ذیل کارروائی عمل میں لائی جائے گی:۔

(a) Consideration and Passage of the Finance Bill, 2008.

(b) Laying of Schedule of Authorized Expenditure for 2008-09.

(c) Other Government Business, if any.

بہت شکریہ۔